جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ۱۰۰ واقعات



ناشر

اکبر بک سیلرز لاہور

مصنف:

علامہ محمد مسعود قادری

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

کے

۱۰۰ واقعات

مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

نام کتاب: حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے سو واقعات
مصنف: علامہ محمد مسعود قادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت:

........ملنے کا پتہ........
ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

انتساب:

عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، موذنِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ

کے نام

خدا جانے کہاں سے جلوۂ جاناں کہاں تک ہے
وہیں تک دیکھ سکتا ہے نظر جس کی جہاں تک ہے
زمیں سے آسماں تک ایک سناٹے کا عالم ہے
نہیں معلوم میرے دل کی ویرانی کہاں تک ہے
سنا ہے ہم نے صوفیوں سے اکثر خانقاہوں میں
کہ یہ رنگین بیانی بیدمؔ رنگیں بیاں تک ہے

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حرف آغاز	11
۱۔	نام کی وجہ تسمیہ	13
۲۔	ایمان افروز کلمات	14
۳۔	نیند اڑانے والا عمل	16
۴۔	شکر کیا ہے؟	17
۵۔	حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا	18
۶۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وعظ کی نصیحت کرنا	19
۷۔	مسلمان کی فراست	21
۸۔	حق مدینہ منورہ کی گلیوں میں پایا	22
۹۔	جنید رحمۃ اللہ علیہ کا مقام مجھ سے بلند ہے	23
۱۰۔	تاج العارفین	24
۱۱۔	چار سو رکعات نفل روزانہ ادا کرتے	26
۱۲۔	ہاتھ میں تسبیح رکھنا معمول تھا	27
۱۳۔	نفس کا محاسبہ	28

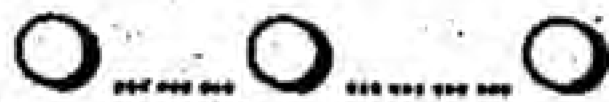
۱۴۔	نومسلم کا جامِ شہادت نوش فرمانا	30
۱۵۔	غیبت اور عیب جوئی سے توبہ	31
۱۶۔	حج کا صحیح طریقہ	33
۱۷۔	شیطان سے ملاقات	35
۱۸۔	قلب کو رضائے خداوندی کے تابع کرلو	37
۱۹۔	ذریعہ یہ ہے کہ تم ذریعہ کو ترک کردو	38
۲۰۔	حق کے متلاشی جوان سے ملاقات کا احوال	39
۲۱۔	میزبانی کے آداب	41
۲۲۔	بارگاہِ خداوندی میں ادب کے ساتھ قدم رکھو	44
۲۳۔	رجوع بارگاہِ خداوندی سے ہی ہوتا	45
۲۴۔	ایک شناسا کی مدد کرنا	46
۲۵۔	ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ کی مدد کرنا	47
۲۶۔	حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا احوال	48
۲۷۔	گمشدہ بیٹا مل گیا	49
۲۸۔	حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی	51
۲۹۔	بارگاہِ خداوندی سے رجوع کرنا	52
۳۰۔	ایک حریص شخص کا قصہ	54
۳۱۔	امتحان مقصود تھا	55
۳۲۔	ہم ظاہر پر فتویٰ دیتے ہیں	56
۳۳۔	آشوبِ چشم	58

۳۴۔	مجھے ان درہم کی اشد ضرورت تھی	61
۳۵۔	ایک یہودی کا اسلام قبول کرنا	62
۳۶۔	شرابی تائب ہو گئے	63
۳۷۔	مرید کی اصلاح فرمانا	65
۳۸۔	چادر فروخت کر کے طہارت خرید لی	67
۳۹۔	انجیر کھانے کی خواہش	68
۴۰۔	میرا نفس مظہر خدا ہے	70
۴۱۔	اخلاص کا درس	71
۴۲۔	تیرا یہ فعل ریاکاری ہے	73
۴۳۔	درہم خرچ کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی	74
۴۴۔	جسم کے ہر بال سے خون ٹپکتا تھا	75
۴۵۔	نفس کی خاطر کلامِ الٰہی کا استعمال	76
۴۶۔	ابلیس بھی غصہ سے بھاگتا تھا	77
۴۷۔	گوہر نایاب	78
۴۸۔	اللہ عزوجل شکستہ قلوب کے قریب ہے	84
۴۹۔	مقصد حقیقی کو پالیا	85
۵۰۔	بازاری آدمی	86
۵۱۔	حقیقی عشق	87
۵۲۔	صحبت کے اہل نہیں ہوئے	91
۵۳۔	مناسب ہدیہ	92

۵۴۔	غلام خلیل کا رسوا ہونا	93
۵۵۔	توحید خاص	95
۵۶۔	معرفت کیا ہے؟	96
۵۷۔	نفس کی بیماری کب دوا بن سکتی ہے؟	97
۵۸۔	ذکر خداوندی کا حق کوئی بھی ادا نہیں کر سکتا	99
۵۹۔	محبت وانس کا مقام	100
۶۰۔	مردِ مومن کی روحانی طاقت	101
۶۱۔	پتھروں کا طواف	103
۶۲۔	عبداللہ بن سعید کا اعتراف	106
۶۳۔	نفس اور کفار کے خلاف جہاد	108
۶۴۔	کرامت نہیں فریب	109
۶۵۔	عیادت کرنے کا درست طریقہ	110
۶۶۔	اسرار کے والی	111
۶۷۔	نیند اہل محبت پر اللہ عزوجل کا فضل ہے	113
۶۸۔	اللہ عزوجل ہر جگہ موجود ہے	114
۶۹۔	ایک معترض کے سوالوں کا جواب	116
۷۰۔	قرآن مجید حق ہے	117
۷۱۔	حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ	118
۷۲۔	عیسائی راہب کا مسلمان ہونا۔	128
۷۳۔	صحو اور سکر کی تعریف	129

۷۴۔ مجھے جنید (رحمۃ اللہ علیہ) پر فخر ہے	130
۷۵۔ منہ بولے اور حقیقی بیٹے میں فرق ہے	131
۷۶۔ صاحب بصیرت	132
۷۷۔ عارف کو زمین کی مانند ہونا چاہئے	133
۷۸۔ سماع کو ترک کرنے کی وجہ	134
۷۹۔ فراست کا حقیقی مفہوم	135
۸۰۔ حضورِ حق میں حاضر	136
۸۱۔ حاسد رسوا ہو گئے	137
۸۲۔ حضرت ابو حفص نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا شخص	139
۸۳۔ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے	140
۸۴۔ مکہ مکرمہ میں شدید بیمار ہونا	141
۸۵۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا	142
۸۶۔ ایک ابدال سے ملاقات کا احوال	143
۸۷۔ توحید کی حقیقت	146
۸۸۔ سماع کی دو اقسام ہیں	147
۸۹۔ اللہ عزوجل کی صفت	148
۹۰۔ محبّ کی محبوب سے ملاقات	149
۹۱۔ نماز کے ذریعے بارگاہِ خداوندی تک رسائی پائی	150
۹۲۔ بوقت وصال تلاوتِ قرآن پاک کرنا	151
۹۳۔ بوقت وصال معمول کے اوراد و وظائف ترک نہ کیے	152

۹۴۔	حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کو جانشین مقرر کیا	153
۹۵۔	میں نے اللہ کو فراموش کب کیا ہے؟	154
۹۶۔	بوقت وصال وصیت	155
۹۷۔	عبادت کی زیادہ ضرورت ہے	156
۹۸۔	خلیفہ وقت	157
۹۹۔	تہجد کی چند رکعتوں نے نفع پہنچایا	158
۱۰۰۔	نکیرین کے ساتھ معاملہ	159
	کتابیات	160



حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود وسلام۔

حضور نبی کریم ﷺ نے دین اسلام کے احکامات ومسائل سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آگاہی بخشی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ان احکامات ومسائل کو تابعین رضی اللہ عنہم نے سیکھا اور پھر جیسے جیسے دین اسلام جزیرہ نما عرب کی سرحدوں سے باہر پھیلتا چلا گیا ان مبغلین اسلام کی کاوشیں رنگ لانا شروع ہوگئیں۔ تابعین رضی اللہ عنہم کے بعد تبع تابعین رضی اللہ عنہم نے اس ذمہ داری کو احسن طریقے سے نبھایا اور پھر یہ کام امت کے علماء ومجتہدین، آئمہ ومحدثین، اولیاء اللہ اور بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کے کندھوں پر آن پڑا اور وہ انہوں نے اپنی ان ذمہ داریوں میں کسی قسم کی کوتاہیوں کا مظاہرہ نہیں کیا اور امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار بھی انہی نابغہ روزگار علماء اور اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم میں ہوتا ہے جنہوں نے امت مسلمہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ کر ہزاروں سالکانِ راہِ حق نے اپنی منزلِ مراد پائی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ جنیدیہ کے بانی بھی ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عبادت وریاضت کی بدولت شہرتِ دوام پائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ظاہری

علوم کی تکمیل اپنے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر کی اور پھر جب ظاہری علوم سے فارغ ہوئے تو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر بیعت ہوئے اور سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد خرقہ خلافت سے سرفراز ہوئے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرمایا کہ اگر کوئی یہ دیکھنا چاہے کہ کسی مرید کا مقام اس کے مرشد سے بلند ہے تو وہ جنید (رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھ لے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ اس زمانہ کے بے شمار نابغہ روزگار اولیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہم سے بھی اکتسابِ فیض کیا اور پھر جب منصب رشد و ہدایت پر فائز ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے اکتسابِ فیض کرنے والے بھی بلاشبہ ہزاروں میں تھے جو ولایت میں اعلیٰ درجے پر فائز ہوئے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ زیر نظر کتاب ''حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے سو واقعات'' کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

قصہ نمبر ۱

نام کی وجہ تسمیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم مبارک ''جنید'' آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد اور والدہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا کے نام ''جنید'' پر رکھا۔

جنید کے معانی چھوٹے لشکر کے ہیں اور یہ نام آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے برکت کا باعث بنا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار اللہ عزوجل کے ان بندوں میں ہوا جنہوں نے دین اسلام کی ترقی وترویج کے لئے کام کیا اور مقبول بارگاہِ خداوندی ہوئے اور لوگوں میں ''سیّد الطائفہ'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔



قصہ نمبر ۲

ایمان افروز کلمات

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بچپن سے ہی ذہین تھے اور اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خداداد صلاحیتیں عطا فرمائی تھیں۔ منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مکتب سے گھر لوٹے تو اپنے والد کو روتے دیکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے والد سے رونے کی وجہ دریافت کی تو والد بزرگوار نے فرمایا۔

''میں اس لئے روتا ہوں کہ میں نے تمہارے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ درہم بطورِ زکوٰۃ بھیجے اور انہوں نے وہ درہم لینے سے انکار کر دیا۔ مجھے آج احساس ہوا کہ میں نے اپنی زندگی ایسے مال کے حصول میں بسر کی جسے اللہ عزوجل کے دوست پسند نہیں کرتے۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ درہم اپنے والد بزرگوار سے لئے اور اپنے ماموں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے اور کہا۔

''ماموں جان! اللہ عزوجل کے واسطے آپ رحمۃ اللہ علیہ ان درہم کو قبول کرلیں اور وہ اللہ عزوجل جس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بزرگی اور فضیلت عطا فرمائی اور میرے باپ کو عدل کی توفیق دی میں اس کا واسطہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیتا ہوں۔''

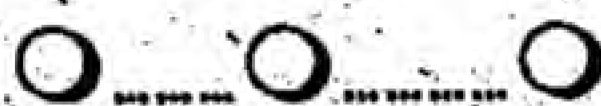
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

''اچھا بتاؤ اللہ عزوجل نے مجھے کون سی فضیلت اور تمہارے باپ کو کون سا عدل عطا فرمایا ہے؟''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔

''اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو فقر عطا فرمایا اور اس سے بڑھ کر کوئی فضل نہیں جبکہ میرے والد کو توفیق دی کہ وہ حقدار تک اس کا حق پہنچائیں اور اس سے بڑھ کر عدل کیا ہو سکتا ہے؟''

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایمان افروز کلمات سنے تو بے حد خوش ہوئے اور وہ درہم قبول کر لئے۔



قصہ نمبر ۳

نیند اڑانے والا عمل

حضرت ابوالحسین حلیم رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ ایک روز میں، حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں موجود تھا اور وہاں کئی مشائخ بھی موجود تھے اور عمر کے اعتبار سے میں ان سب سے چھوٹا تھا۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پوچھا۔

''ایسا کون سے عمل ہے جو آنکھوں سے نیند کو اڑا دے؟''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہر ایک نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق رائے کا اظہار کیا۔ کوئی کہتا فاقہ کشی ہے آنکھوں سے نیند اڑائی جاسکتی ہے۔ ایک بزرگ بولے اگر پانی کی کم مقدار استعمال کی جائے تو آنکھوں سے نیند اڑائی جاسکتی ہے۔ جب ہر کوئی اپنی اپنی رائے کا اظہار کر چکا اور میری باری آئی تو میں نے کہا۔

''قلوب کا جان لینا کہ اللہ عزوجل ہر کے حال سے بخوبی آگاہ ہے اور وہ جانتا ہے کہ کس نے کیا کمایا؟''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے میرا جواب سنا تو فرمایا تم نے کیا خوب جواب دیا۔



قصہ نمبر ٤

شکر کیا ہے؟

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں اکثر مشائخ مل کر بیٹھتے اور گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ ایک مرتبہ شکر کے موضوع پر بحث چھڑ گئی۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس وقت محض سات برس کے تھے اور گھر کے صحن میں کھیل رہے تھے۔ تمام مشائخ نے اپنی علمی قابلیت کے مطابق شکر کی تعریف بیان کی مگر شکر کی حقیقت کسی پر واضح نہ ہو سکی۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بلایا اور فرمایا۔

"بیٹے! تم بتاؤ شکر الٰہی کیا ہے؟"

تمام مشائخ حیران تھے کہ ایک کم سن بچہ کیسے اس موضوع پر گفتگو کرے گا؟ پھر ان سب کی حیرانی میں اس وقت مزید اضافہ ہوا جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے شکر کی تعریف بیان کی اور ایسا جامع جواب دیا کہ سامعین داد دیئے بغیر نہ رہ سکے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"اللہ عزوجل جب کوئی نعمت انسان کو عطا فرماتا ہے تو انسان کو چاہیے کہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے شکر خداوندی کی جو تعریف بیان فرمائی اسے سن کر تمام مشائخ بیک زبان بولے شکر واقعی اسی کا نام ہے۔



قصہ نمبر ۵

حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سے رخصت ہوتا تو حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چلا جاتا۔ ایک دن حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے پوچھا تم یہاں سے کہاں جاتے ہو؟ میں نے عرض کیا حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ٹھیک ہے تم ان سے علم و ادب ضرور حاصل کرو مگر انہیں علم الکلام سے جو رغبت ہے اور ان کی جو مناظرے کی عادت ہے اس سے خود کو محفوظ رکھنا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک روز حضرت حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ سے رخصت ہونے لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دعا دی اللہ عزوجل تمہیں حدیث کا عالم بنائے اور پھر صوفی بنائے اور تمہیں پہلے صوفی پھر محدث بننے سے محفوظ رکھے۔



قصہ نمبر ٦

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وعظ کی نصیحت کرنا

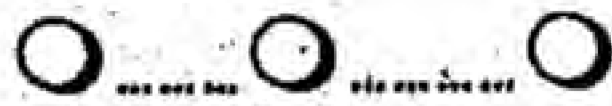
حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے مریدین نے دریافت کیا ہمیں کچھ نصیحت فرمایئے جس سے ہمارے دل قرار پائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب تک میرے میرے پیر زندہ ہیں اور اپنے مقام پر رونق افروز ہیں میں کچھ نصیحت نہ کروں گا۔ پھر ایک رات آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

"اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! تم لوگوں کو نصیحت کیوں نہیں کرتے کہ اللہ عزوجل تمہارے توسل سے ایک جہان کی مغفرت فرمائے گا۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو یہ گمان ہوا کہ میرا مقام میرے پیر کے مقام میں پیوست ہوگیا ہے یہی وجہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دعوتِ تبلیغ کا حکم دیا ہے۔ جب صبح ہوئی تو حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرید کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ جب جنید رحمۃ اللہ علیہ سلام پھیر لے تو ان سے کہنا کہ تم نے اپنے مریدوں کے کہنے پر وعظ و تلقین نہیں کیا اور نہ ہی اس معاملہ میں بغداد کے دیگر مشائخ کی سفارش قبول کی اور تم نے میرے پیغام پر بھی یہ فریضہ انجام نہ دیا اب جبکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے تو تم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم بجالاؤ۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو جب حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام ملا تو

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے جان لیا میرے مرشد میری قلبی کیفیت سے بخوبی آگاہ ہیں اور وہ میرے ظاہر و باطن سے باخبر ہیں اور ان کا مقام مجھ سے بلند ہے اور وہ میرے حال سے تو آگاہ ہیں جبکہ میں ان کے حال سے بے خبر ہوں۔ پھر میں مرشد پاک کی خدمت میں حاضر ہوا اور توبہ کی اور عرض کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کیسے جانا کہ مجھے خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے خواب میں رب باری تعالیٰ کو دیکھا اور مجھ سے فرمایا گیا کہ ہم نے حضور نبی کریم ﷺ کو جنید (رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس بھیجا ہے تا کہ وہ جنید (رحمۃ اللہ علیہ) سے کہیں کہ وہ لوگوں کو وعظ و تلقین کرے اور اہل بغداد کے لوگوں کی قلبی مراد پوری ہو۔



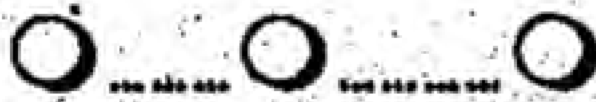
قصہ نمبر ۷

مسلمان کی فراست

منقول ہے کہ ایک آتش پرست مسلمان کے بھیس میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے کہ مسلمان کی فراست سے بچو وہ اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''اس کا مطلب یہ ہے کہ تو مسلمان ہو جا۔''

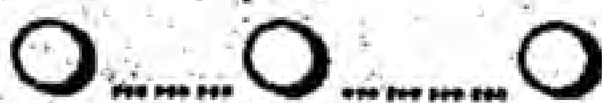
وہ آتش پرست، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا گرویدہ ہو گیا اور اسی وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔



قصہ نمبر ۸

حق مدینہ منورہ کی گلیوں میں پایا

سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے حق مدینہ منورہ کی گلیوں میں پایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ وہ کیسے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ایک روز مدینہ منورہ کے بازار میں جا رہا تھا میں نے کچھ خستہ حال لوگوں کو دیکھا جن کی خستہ حالی بیان سے باہر ہے، مجھے ان پر ترس آ گیا اور میں نے فیصلہ کیا کہ میں ان کی صحبت اختیار کروں گا چنانچہ میں کچھ عرصہ ان کی صحبت میں رہا اور جان گیا کہ اللہ عزوجل واقعی خستہ حالوں کے ساتھ ہے۔

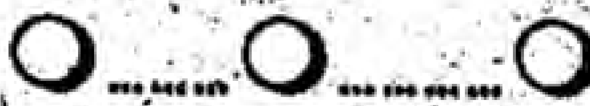


قصہ نمبر ۹

جنید رحمۃ اللہ علیہ کا مقام مجھ سے بلند ہے

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے اور مرید ہیں۔ ایک مرتبہ لوگوں نے حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا کسی مرید کا مقام اپنے پیر سے بلند ہوتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ہاں! ایسا ممکن ہے اور اس کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ جنید رحمۃ اللہ علیہ کا مقام مجھ سے بلند ہے۔"



قصہ نمبر ۱۰

تاج العارفین

کتب سیر میں منقول ہے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کم سنی میں حج بیت اللہ کے لئے گئے۔ حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حج کے ایام میں مکہ مکرمہ میں محبت کے موضوع پر بحث چھڑ گئی اور مشائخ اس موضوع پر بحث کرتے رہے۔ پھر کسی نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے جو اس وقت کم سن تھے پوچھا۔

''اے عراقی! تم اس موضوع پر کیا کہتے ہو؟''

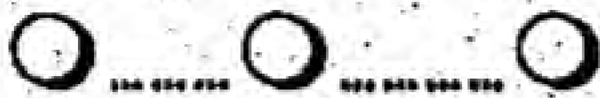
حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سر جھکالیا اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''وہ بندہ جو خود سے غافل ہو اور اپنے رب کے ذکر میں مشغول ہو، اللہ عزوجل کے حقوق ادا کرے، نگاہِ قلب سے اس کا مشاہدہ کرے، اللہ عزوجل کے انوار اس کے قلب کو زندگی عطا کریں، اللہ عزوجل کی محبت کے پیالے سے اس کا پینا خالص ہو اور ذاتِ باری تعالیٰ غیب کے پردوں سے اس پر منکشف ہو تو پھر جب وہ گفتگو کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے ساتھ بولے گا اور جب وہ حرکت کرے گا تو اللہ عزوجل کے حکم سے کرے گا اور جب سکوت اختیار کرے گا تو اللہ عزوجل کے لئے کرے گا اور وہ اللہ

عزوجل کے لئے اور اللہ عزوجل کی معیت میں ہو گا۔"

حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی محبت کی تعریف سن کر تمام مشائخ یک زبان ہو کر بولے۔

"اس میں مزید اضافہ کی گنجائش ہے۔ اے تاج العارفین! اللہ عزوجل تیری حالت قائم رکھے۔"



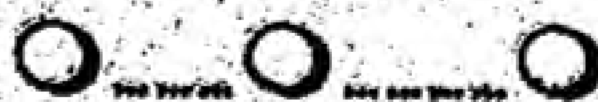
قصہ نمبر ۱۱

چار سو رکعات نفل روزانہ ادا کرتے

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے جد امجد کا پیشہ اپنایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جو بھی آمدن ہوتی اسے اپنی ضرورت کے علاوہ لوگوں پر خرچ کر دیتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ریشمی کپڑے کی تجارت کرتے تھے اسی وجہ سے ''الخزار'' کہلائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دوکان بازار میں تھی مگر ان کاروباری مصروفیات اور معاملات نے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یادِ خداوندی سے غافل نہیں ہونے دیا۔

حضرت جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی دوکان بازار میں تھی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ روزانہ تین سو رکعات نفل ادا کرتے تھے اور تین ہزار مرتبہ ''سبحان اللہ'' کی تسبیح پڑھا کرتے تھے۔

حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ بازار میں آتے، اپنی دوکان کھولتے اور پردہ لٹکا کر چار سو رکعات نفل ادا کیا کرتے تھے۔

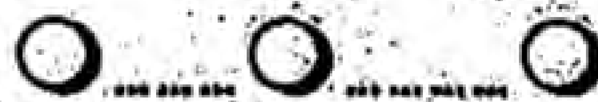


قصہ نمبر ۱۲

ہاتھ میں تسبیح رکھنا معمول تھا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اوراد کے لئے ہاتھ میں تسبیح رکھتے تھے کسی نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ علم و فضل کے باوجود (تسبیح رکھتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''ہم نے اس کے ذریعے اللہ عزوجل کو پایا لہٰذا اسے ترک نہیں کر سکتے۔''



قصہ نمبر ۱۳

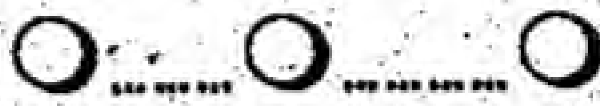
نفس کا محاسبہ

کتب سیر میں منقول ہے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ایک لشکر کے ہمراہ جہاد کی غرض سے گیا۔ امیر لشکر نے میرے ذاتی اخراجات کے لئے کچھ رقم بھیجی۔ میں نے اس رقم کو خود پر خرچ کرنا پسند نہ کیا بلکہ اس رقم کو مجاہدین میں تقسیم کر دیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک روز میں نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد بیٹھا تھا اور مجھے یہ پریشانی لاحق تھی کہ میں نے کہیں وہ رقم قبول کر کے غلطی تو نہیں کی گو کہ میں نے وہ رقم مجاہدین میں تقسیم کر دی تھی مگر نماز کے بعد مجھے بار ہا یہی احساس تنگ کر رہا تھا۔ اسی غم میں میری آنکھ لگ گئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ کئی شاندار محل تعمیر کیے جا رہے ہیں جن میں آسائش زندگی میسر ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہ محل جنت میں ان لوگوں کے لئے تیار ہو رہے ہیں جن کی راہِ خدا میں دی گئی رقم آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہدین میں تقسیم کر دی۔ مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی اور میں نے دریافت کیا میرا بھی کوئی مکان ہے یا نہیں؟ اس پر مجھے ایک بڑا محل دکھایا گیا جو دیگر تمام محلات سے شاندار تھا۔ میں نے حیرانگی کا اظہار کیا کہ مجھے ان لوگوں سے بڑا محل کیوں دیا جا رہا ہے؟ کہا گیا۔

''اس کی وجہ یہ ہے کہ ان لوگوں نے ثواب کی امید پر اپنا مال راہِ خدا میں دیا جبکہ تم نے وہ مال پھر راہِ خدا میں خرچ کر دیا اور تم اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہے اور بارگاہِ خداوندی میں اس کے قبول ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں فکر میں مبتلا رہے لہٰذا تمہیں ان سے دوگنا اجر دیا گیا ہے۔''



قصہ نمبر ۱۴

نومسلم کا جامِ شہادت نوش فرمانا

منقول ہے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے آٹھ خاص مریدوں کے ہمراہ جہاد کی غرض سے روم کے محاذ پر پہنچے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں نے بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہوا میں نو ہودے معلق دیکھے اور میرا جو بھی مرید شہید ہوتا ملائکہ اسے اس ہودے میں رکھ کر آسمان کی جانب لے جاتے۔ جب آٹھوں ہودے چلے گئے اور ایک ہودا باقی رہ گیا تو میں سمجھا شاید یہ میرے لئے ہے اور شہادت میرا مقدر بنے گی۔ ابھی میں یہ خیال آیا ہی تھا کہ ایک رومی میرے پاس آیا اور اس نے کلمہ پڑھانے کی درخواست کی۔ میں نے اسے کلمہ پڑھایا اور وہ مسلمان ہو گیا۔ اس نے مجھ سے فرمایا یہ نواں ہودا میرے لئے رہنے دیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس لوٹ جائیں اور لوگوں کو راہِ حق کی نصیحت کریں۔ پھر وہ نومسلم میدانِ جنگ میں بڑھا اور اس نے آٹھ رومی سپاہیوں کو جہنم واصل کرنے کے بعد جامِ شہادت نوش فرمایا اور میں نے دیکھا کہ وہ ہودا اسی روحِ سعید کے انتظار میں تھا اور ملائکہ نے اسے اس ہودے میں رکھا اور آسمان کی جانب پرواز کر گئے۔



قصہ نمبر ۱۵

غیبت اور عیب جوئی سے توبہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے اگر کوئی خطا سرزد ہوتی تو اللہ عزوجل اسے کسی نہ کسی وسیلہ سے مٹا دیتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک روز میں مسجد شونیزیہ میں بیٹھا جنازہ کا انتظار کر رہا تھا اور میرے ساتھ بغداد کے دیگر لوگ بھی بیٹھے اس جنازہ کا انتظار کر رہے تھے۔ اس دوران میں نے ایک فقیر دیکھا جس کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ متقی اور عبادت گزار ہے مگر وہ لوگوں کے سامنے دست دراز تھا۔ میں نے سوچا اگر یہ اپنے ہاتھ سے کام کرتا تو نہایت عمدہ ہوتا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب میں وہاں سے لوٹا اور رات کا وقت تھا۔ میں معمول کے اوراد و وظائف کے بعد نوافل ادا کرنے میں مشغول ہو گیا مگر اس رات مجھے یہ سب انتہائی دشوار محسوس ہوا۔ میں کافی دیر تک بیٹھا جاگتا رہا اور پھر مجھ پر نیند کا غلبہ ہوا اور میں سو گیا۔ خواب میں مجھے وہی فقیر دکھائی دیا جو لوگوں سے سوال کر رہا تھا۔ میں نے دیکھا ایک بڑا دستر خوان بچھایا گیا اور اس فقیر کو اس دستر خوان پر بٹھا دیا گیا۔ پھر مجھے حکم دیا گیا کہ تم اس فقیر کا گوشت کھاؤ کہ تم نے اس کی غیبت کی ہے۔

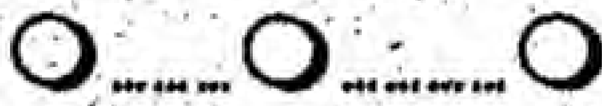
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں خواب میں تمام حقیقت مجھ پر واضح ہو گئی اور میں نے کہا میں نے اس فقیر کی کبھی غیبت نہیں کی البتہ دل میں ایسا خیال

ضرور آیا۔ ندا آئی تم ان لوگوں میں سے نہیں جن کی معمولی باتیں بھی پسندیدگی میں شمار کی جائیں تم جاؤ اور اس فقیر سے معافی مانگو۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صبح ہوئی تو میں اس فقیر کی تلاش میں نکلا اور پھر میں اس کو ڈھونڈتا ہوا اس جگہ پہنچ گیا جہاں سبزی دھونے سے پانی میں جو پتے گر جاتے ہیں وہ ان کو اٹھا رہا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا اور اس نے میرے سلام کا جواب دیا اور مجھ سے کہا۔

''اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تم آئندہ ایسی خطا کرو گے اور اللہ کے بندوں میں عیب نکالو گے؟''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے آئندہ کے لئے کسی کی غیبت اور عیب جوئی سے توبہ کر لی۔

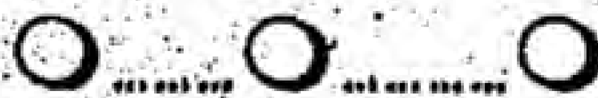


قصہ نمبر ۱۶

حج کا صحیح طریقہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے دریافت کیا تم کہاں سے آ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے کے بعد لوٹا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تم نے حج کیا؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے جب رخت سفر باندھا تو کیا اس وقت گناہ سے بھی خلاصی ہوئی یا نہیں ہوئی؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے اپنے وطن سے سفر نہیں کیا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا جب تم سفر حج کے لئے روانہ ہوئے اور ہر منزل میں رات کو قیام کیا تو کیا راہِ حق کی بھی کوئی منزل طے کی یا نہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے کوئی منزل بھی طے نہیں کی۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا جب تم نے میقات پر احرام باندھا تھا تو کیا اپنی بشری صفات سے بھی کنارہ کشی کی؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے احرام نہیں باندھا۔ پھر پوچھا جب تم میدانِ عرفات میں کھڑے تھے تو کیا تم نے مقام مشاہدہ میں اپنے موجود ہونے کا احساس پایا؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم میدانِ عرفات میں کھڑے ہی نہیں ہوئے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا جب تم مزدلفہ پہنچے تو کیا تم نے اپنی مراد پائی اور اپنی تمام خواہشات کو ترک کیا؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے مزدلفہ میں قیام نہیں کیا۔ پھر پوچھا جب

تم نے بیت اللہ کا طواف کیا تو کیا باطنی آنکھ سے اللہ عزوجل کو تمام عیوب سے پاک جاننا اور اس مقام میں جمالِ خداوندی کے لطائف کا مشاہدہ کیا؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے طواف بھی نہیں کیا۔ پھر پوچھا تم نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اس دوران تمہیں مقامِ صفا اور رتبہ مروّت سے آگاہی ہوئی؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے سعی بھی نہیں کی۔ پھر دریافت فرمایا کیا جب تم منیٰ پہنچے تو تمام خواہشات ختم ہوئیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم منیٰ بھی نہیں گئے۔ پھر پوچھا جب تم نے قربانی کی تو کیا نفسانی خواہشات کے گلے پر بھی چھری چلائی؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تمہاری قربانی بھی نہیں ہوئی۔ پھر پوچھا جب شیطان کو کنکریاں ماریں تو کیا اپنی نفسانی خواہشات کی جانب بھی کنکریاں پھینکیں؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پھر تم نے شیطان کو کنکریاں نہیں ماریں اور نہ ہی تم نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، تم واپس جاؤ اور اب میرے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق حج کرو تاکہ مقامِ ابراہیم کے مرتبہ کو پاسکو۔



قصہ نمبر ۱۷

شیطان سے ملاقات

کتب سیر میں منقول ہے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے قلب میں خواہش پیدا ہوئی کہ شیطان کو دیکھوں۔ پھر ایک دن میں مسجد کے دروازہ پر کھڑا تھا کہ دور سے مجھے ایک بوڑھا آتا ہوا دکھائی دیا۔ میں نے جب اس کی صورت دیکھی تو مجھے کراہت ہوئی اور جب وہ میرے قریب آیا تو میں نے کہا۔

"اے بوڑھے! تو کون ہے اور تیری اس کریہہ صورت کو دیکھنے کے لئے میری آنکھیں طاقت نہیں رکھتیں اور مجھے تیری موجودگی سے سخت وحشت محسوس ہو رہی ہے؟"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس بوڑھے نے کہا۔

"میں وہی شیطان ہوں جس کو دیکھنے کی خواہش آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے کہا۔

"اے بد بخت! تجھے کس نے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے روکے رکھا؟"

شیطان نے کہا۔

"اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہارا کیا خیال ہے کہ میں غیر اللہ کو سجدہ

کرتا۔"

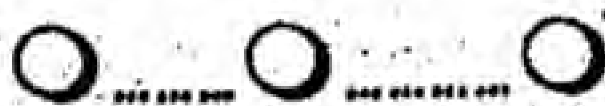
حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جیسے ہی شیطان نے یہ بات کی تو میں حیران ہو گیا اور مجھے کوئی جواب نہ آیا۔ اس دوران ندائے غیبی آئی۔

"اے جنید (علیہ الرحمۃ)! اس بد بخت سے کہو یہ جھوٹا ہے اور اگر یہ فرمانبردار ہوتا تو میرے حکم کی ممانعت ہرگز نہ کرتا۔"

حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ شیطان نے میرے قلب میں موجود آواز کو سن لیا اور چلاتے ہوئے کہنے لگا۔

"اللہ کی قسم! اے جنید (علیہ الرحمۃ)! تم نے مجھے جلا دیا۔"

اور پھر وہ وہاں سے غائب ہو گیا۔



قصہ نمبر ۱۸

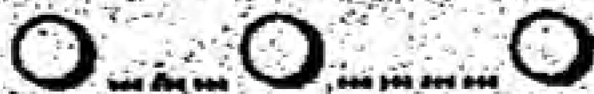
قلب کو رضائے خداوندی کے تابع کر لو

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ تین دن تک اپنے گھر میں کھڑے شور مچاتے رہے۔ لوگوں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کا احوال بیان کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور فرمایا۔

''اے ابوالحسن (رحمۃ اللہ علیہ)! اگر تم جانتے کہ اس شور وغل میں کچھ بھلائی ہے تو مجھے بھی بتاؤ تاکہ میں بھی یوں شور وغل کروں اور اگر تم جانتے ہو کہ اس کا کچھ فائدہ نہیں تو اپنے قلب کو رضائے خداوندی کے تابع کر لو تاکہ تمہارا قلب راحت پائے۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانے پر حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے شور وغل مچانا بند کر دیا اور فرمایا۔

''اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! آپ رحمۃ اللہ علیہ کیسے بہترین استاذ و رہنما ہیں۔''



قصہ نمبر ۱۹

ذریعہ یہ ہے کہ تم ذریعہ کو ترک کر دو

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے اور رزق طلب کرنے کی اجازت مانگی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''اگر تمہیں علم ہے کہ لوگوں کی روزی کہاں ہے تو تم ضرور طلب کرو۔''

انہوں نے عرض کیا کیا ہم اللہ عزوجل سے مانگیں؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''اگر تم سمجھتے ہو اللہ عزوجل نے تمہیں فراموش کر دیا ہے تو پھر اسے ضرور یاد دلاؤ۔''

انہوں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو عرض کیا اس کا مطلب یہ ہوا ہم گھروں میں بیٹھ جائیں اور اللہ عزوجل پر توکل کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

معاملہ خداوندی کا تجربہ کرنا اس کی قدرت میں شک کرنے کے مترادف ہے۔''

وہ بولے ہم کیا ذریعہ اختیار کریں؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''ذریعہ یہ ہے کہ تم ذریعہ کو ترک کر دو۔''



قصہ نمبر ۲۰

حق کے متلاشی جوان سے ملاقات کا احوال

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا گزر سفر حج کے دوران ایک صحرا سے ہوا اور میں نے وہاں ایک شخص کو ببول کے درخت کے نیچے بیٹھا دیکھا۔ میں اس کے نزدیک گیا تو وہ حق کا متلاشی ایک جوان تھا۔ میں نے اس سے کہا۔

''لوگ آتے جاتے ہیں مگر تم اپنی جگہ پر بیٹھے ہو اس کی کیا وجہ ہے؟''

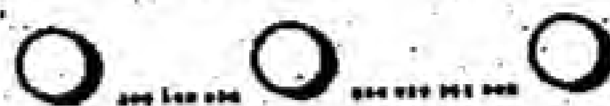
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ اداس نگاہوں سے میری جانب دیکھا اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے بولا مجھ پر ایک کیفیت طاری تھی مگر جب میں یہاں پہنچا تو میری وہ کیفیت ختم ہو گئی اور اب میں اپنی اس کیفیت کی تلاش میں یہاں بیٹھا ہوں۔ میں نے اس جوان کی بات سنی اور پھر اپنے سفر پر روانہ ہو گیا۔ جب میں حج بیت اللہ کے بعد واپس لوٹا تو میں نے اس جوان کو دیکھا وہ پہلے والی جگہ سے قدرے ہٹ کر بیٹھا تھا اور اب اس کے چہرے پر افسردگی کی بجائے خوشی تھی۔ میں اس کے نزدیک پہنچا اور اس سے دریافت کیا۔

''اب تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ جوان خوشی سے بولا مجھے میری کھوئی ہوئی چیز مل گئی اس لئے اب میں اس مقام پر پاؤں توڑ کر بیٹھ گیا ہوں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ واقعہ بیان کیا تو فرمایا۔

''میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان دونوں باتوں میں سے کون سی بات عمدہ ہے کہ کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں ایک جگہ بیٹھنا یا پھر اس جگہ پر مستقل بیٹھے رہنا جہاں گوہر مقصود حاصل ہوا ہو۔''



قصہ نمبر ۲۱

میزبانی کے آداب

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نمازِ جمعہ کے بعد حاضر ہوا اور عرض کیا حضور! مجھ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا فضل ہوگا اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حلقے کے کسی ایک درویش کو میرے ہمراہ روانہ کریں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے دریافت فرمایا۔

''تمہارا مقصد کیا ہے؟''

اس نے عرض کیا میں اس درویش کو کھانا کھلاؤں گا اور اس کی صحبت سے فیضیاب ہوں گا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو چاروں جانب نگاہ دوڑائی اور پھر ایک ایسے درویش پر نگاہ پڑی جس کے چہرہ پر بھوک اور فاقہ کشی کے آثار نمایاں تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس درویش سے فرمایا۔

''تم اس کے ساتھ چلے جاؤ اور اسے اپنی صحبت سے فیضیاب کرو اور اس کی میزبانی سے لطف اندوز ہو۔''

وہ درویش حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر اس شخص کے ساتھ چل دیا اور اس درویش کے زہد و تقویٰ کا چرچا بغداد شہر میں خوب تھا۔ کچھ دیر بعد وہ درویش واپس لوٹ آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کے ایک گوشے میں بیٹھ گیا۔ اس درویش کا میزبان وہ شخص بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

حاضر ہو کر عرض کرنے لگا حضور! جس درویش کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میرے ساتھ بھیجا تھا وہ ایک لقمہ کھانے کے بعد بغیر کچھ کہے واپس لوٹ آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کی بات سنی تو فرمایا۔

''تم نے کوئی ایسی بات کی ہو گی جو اس کی طبع کو ناگوار محسوس ہوئی ورنہ وہ درویش اپنے میزبان کی دل شکنی نہ کرتا۔''

اس شخص نے عرض کیا حضور! میں نے ایسی کوئی بات ہرگز نہیں کی جو ان کی طبع کو ناگوار محسوس ہوتی۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس شخص کی بات سنی تو خانقاہ میں نگاہ دوڑائی اور وہ درویش خانقاہ کے ایک گوشہ میں نظر آ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس درویش کو بلایا اور یوں کھائے پیئے بغیر واپس لوٹ آنے کی وجہ دریافت فرمائی۔ وہ درویش آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر بولا۔

''حضور! میں ایک مفلوک الحال اور فاقہ کش انسان ہوں، میرا وطن کوفہ ہے اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اسی لئے حاضر ہوا تھا کہ اپنی حالت آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کروں مگر غیرت کی وجہ سے کچھ نہ کہہ سکا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری حالت کا اندازہ خود لگا لیا اور مجھے اس شخص کے ساتھ جانے کا حکم دیا۔ میں دل ہی دل میں خوش ہوا اور اس شخص کے ساتھ چلا گیا۔ اس شخص نے نہایت اہتمام کے ساتھ میرے سامنے دستر خوان بچھایا اور پھر اپنے ہاتھ سے نوالہ بنا کر مجھے دیا اور کہنے لگا کہ یہ نوالہ مجھے دس ہزار درہم سے زیادہ عزیز ہے۔ میں نے اس کی بات سنی تو جان گیا میرا یہ میزبان دنیادار انسان ہے اور یہ نمود ونمائش کا دلدادہ

ہے لہٰذا اسی وجہ سے میں اس کے دستر خوان سے اٹھ گیا اور کھانا کھائے بغیر واپس لوٹ آیا۔"

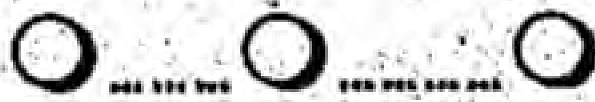
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس درویش کی بات سنی تو اس شخص کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں نے تم سے کہا تھا کہ تم نے یقیناً کوئی ایسی بات کی ہوگی جو اس کی طبع کو ناگوار محسوس ہوئی ہوگی۔"

اس نے ندامت سے سر جھکا دیا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"اگر تم کسی درویش کو کھانا کھلانے کی استطاعت رکھتے ہو تو پہلے میزبانی کے آداب سیکھو۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نادم دیکھتے ہوئے اس درویش کو ایک مرتبہ پھر اس شخص کے ساتھ جانے کا حکم دیا۔

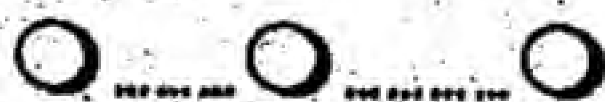


قصہ نمبر ۲۲

بارگاہِ خداوندی میں ادب کے ساتھ قدم رکھو

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں پر خصوصی نگاہ رکھا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید بصرہ میں مقیم تھا اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کر رہا تھا۔ ایک دن اس مرید کو اپنے کسی گناہ کا خیال آیا اور اس کا چہرہ تین دن تک سیاہ رہا اور جب تین دن بعد اس کے چہرہ کی سیاہی دور ہوئی تو اس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خط ملا جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا تھا۔

"بارگاہِ خداوندی میں ادب کے ساتھ قدم رکھنا چاہیے اور مجھے تمہارے چہرے کی سیاہی کو دھونے کے لئے تین دن تک دھوبی کی طرح کام کرنا پڑا ہے۔"

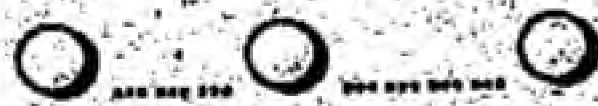


قصہ نمبر ۲۳

رجوع بارگاہِ خداوندی سے ہی ہوتا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہر معاملہ میں اللہ عزوجل کی جانب رجوع کیا کرتے تھے۔ اگر کوئی مسئلہ دریافت کرتا تو تب بھی اللہ عزوجل سے رجوع کرتے، نماز پڑھتے، دعا مانگتے یا پھر کوئی جواب دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رجوع بارگاہِ خداوندی سے ہی ہوتا۔ کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ یہ بزرگی کیسے عطا ہوئی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے گھر کے زینے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں اس کے نیچے بیس برس تک اللہ عزوجل کے حضور بیٹھا رہا ہوں۔"



قصہ نمبر ۲۴

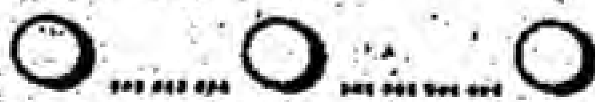
ایک شناسا کی مدد کرنا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شناسا حسین بن مصری تھے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حسین بن مصری کے گھر ولادت ہے اور وہ خود گھر میں موجود نہیں بلکہ کسی صحرا میں ہے اور کوئی بھی اس وقت اس کی بیوی کے پاس موجود نہیں۔

راوی کہتے ہیں پھر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کچھ درہم لے کر اس کے گھر گئے اور اس کی بیوی کو دیئے مگر اس کی بیوی نے لینے سے انکار کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ درہم اس کوٹھڑی میں پھینکے اور بلند آواز سے کہا:

''یہ تمہارے لئے ہیں۔''

چنانچہ پھر حسین بن مصری کی بیوی نے مجبوراً وہ درہم قبول کر لئے۔



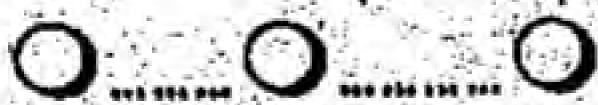
قصہ نمبر ۲۵

ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ کی مدد کرنا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز حضرت ابن الکرنبی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گئے اور انہیں اس وقت کچھ حاجت تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی مدد کرنا چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"یہ رقم رکھ لیجئے اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی ضرورت نہیں تو یہ سوچ کر رکھ لیں کہ میں ایک مسلمان ہوں اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ یہ رقم قبول فرمالیں گے تو مجھے خوشی ہوگی۔"

چنانچہ انہوں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خوشی کی خاطر وہ رقم قبول فرمالی۔

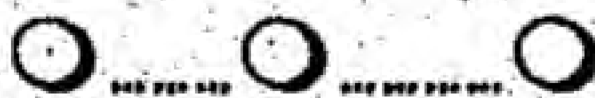


قصہ نمبر ۲۶

حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا احوال

حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے مابین دوستی اور بے تکلفی کا رشتہ تھا اور ایک مرتبہ حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حج بیت اللہ سے واپس لوٹے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچ کر کھانے کی فرمائش کی اور خلافِ معمول تمام کھانا کھا گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے وجہ دریافت کی تو حضرت ابوحمزہ بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''بھائی حیران نہ ہو مکہ مکرمہ سے یہاں تک یہ میرا تیسرا کھانا تھا۔''



قصہ نمبر ۲۷

گمشدہ بیٹا مل گیا

حضرت عبداللہ المکاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی حضور! میرا بیٹا گم ہو گیا ہے دعا فرمائیں وہ لوٹ آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''جاؤ اور صبر سے کام لو۔''

حضرت عبداللہ المکاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ عورت چلی گئی اور پھر کچھ دیر بعد دوبارہ آئی اور دعا کی درخواست کی۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے پھر لوٹا دیا۔ وہ عورت کئی مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر مرتبہ اسے صبر کی تلقین فرما کر لوٹا دیتے رہے۔

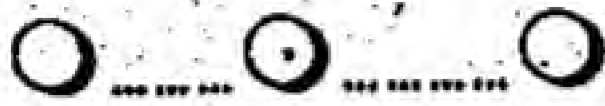
حضرت عبداللہ المکاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بالآخر اس ماں کی ممتا نے جوش مارا اور بیٹے کی جدائی کے غم میں اس کا برا حال تھا اور وہ بڑی بے چین دکھائی دیتی تھی اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا حضور! مجھ میں اب صبر کی تاب باقی نہیں رہی اللہ عزوجل کے حضور دعا فرمائیں۔

حضرت عبداللہ المکاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس عورت کی بے قراری دیکھی تو فرمایا۔

''تم گھر لوٹ جاؤ تمہارا بیٹا گھر پہنچ چکا ہوگا۔''

حضرت عبداللہ المکاسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت گھر گئی تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ اس کا بیٹا واقعی گھر پہنچ چکا تھا۔ وہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئی اور شکریہ ادا کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے علم ہوا کہ اس کا بیٹا گھر لوٹ آیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل کا فرمان ہے۔

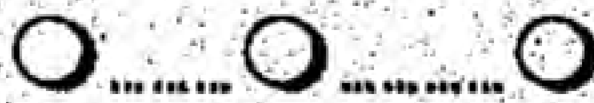
''یعنی اللہ کے سوا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جبکہ
وہ اس کو پکارتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے۔''



قصہ نمبر ۲۸

حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک دن میں حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا تو میں نے ایک شخص کو بے ہوش کو دیکھا۔ میں نے پوچھا اسے کیا ہوا؟ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس نے اللہ عزوجل کی کتاب کی ایک آیت سنی ہے۔ میں نے عرض کیا وہ آیت اس کے سامنے دوبارہ پڑھی جائے چنانچہ وہ آیت دوبارہ پڑھی گئی اور اس شخص کو افاقہ ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تمہیں یہ بات کہاں سے معلوم ہوئی؟ میں نے عرض کیا حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کی وجہ سے ہی حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی گئی اور پھر اسی قمیص کی وجہ سے ان کی بینائی لوٹ آئی تھی۔



قصہ نمبر ۲۹

بارگاہِ خداوندی سے رجوع کرنا

اللہ عزوجل نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو علم لدنی کی دولت عطا فرمائی تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مشکل مواقع پر بارگاہِ خداوندی سے رجوع کیا کرتے تھے۔

منقول ہے حضرت ابن سریج رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی مسئلہ دریافت کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعدد جواب دیئے پھر جب انہوں نے املاء کرانے کی درخواست کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

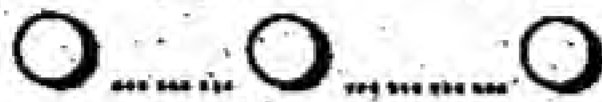
''اگر میں یہ بات خود کہتا تو تمہیں لکھوا دیتا یعنی جو کچھ تمہیں بتایا یہ اللہ عزوجل نے میرے قلب میں القا کیا اور میری زبان گویا ہوئی۔ اس علم کا تعلق پڑھنے پڑھانے سے نہیں بلکہ یہ اللہ عزوجل کا خصوصی فضل و کرم ہے اور وہی اسے میری جانب الہام کرتا ہے اور پھر میری زبان سے یہ جملے ادا ہو جاتے ہیں۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو بارگاہِ خداوندی سے رجوع کرتے تھے۔ حضرت فارس بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''جب بھی مجھ سے علم حقیقت کے متعلق دریافت کیا جاتا ہے اور مجھے اس کے جواب پر قدرت نہیں ہوتی تو میں پوچھنے والے

سے توقف کے لئے کہتا ہوں۔''

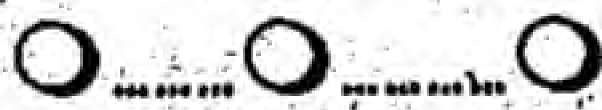
حضرت فارس بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسے موقع پر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر میں داخل ہو جاتے اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں رجوع کرتے اور پھر باہر آ کر سوال کا جواب دیا کرتے۔



قصہ نمبر ۳۰

ایک حریص شخص کا قصہ

حضرت عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حج کے دنوں میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد عجمیوں اور مولدین کا ایک گروہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس دوران ایک شخص آیا اور اس نے پانچ سو دینار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا انہیں فقراء میں تقسیم فرمادیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ بھی کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں! کئی دینار ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تو ان کے علاوہ بھی کچھ لینا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا انہیں واپس لے جا کہ تو فقراء کے مقابلے میں ان کا زیادہ محتاج ہے یعنی تو حریص ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ دینار قبول نہ فرمائے۔



قصہ نمبر ۳۱

امتحان مقصود تھا

حضرت ابوعمر بن علوان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک نوجوان نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی اور وہ نوجوان لوگوں کی قلبی کیفیات بیان کرتا تھا۔ اس بات کا ذکر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا یہ کیسی بات تمہارے بارے میں بیان کی گئی؟ اس نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ دل میں کوئی بات سوچیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے سوچ لی۔ وہ نوجوان بولا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فلاں بات دل میں سوچی۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا ہرگز نہیں۔ اس نے کہا دوبارہ کوئی بات سوچیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر ایسا ہی کیا۔ اس نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فلاں بات سوچی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم غلط کہتے ہو۔ اس نے تیسری مرتبہ کہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے پھر وہی جواب دیا۔ وہ نوجوان بولا یہ عجیب بات ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ سچے آدمی ہیں اور میں بھی اپنے دل کو خوب جانتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تو نے تینوں مرتبہ سچ کہا مگر چونکہ تیرا امتحان مقصود تھا کہ آیا کہیں میرے انکار کی وجہ سے تیرے دل میں کوئی تبدیلی تو پیدا نہیں ہوتی۔



قصہ نمبر ۳۲

ہم ظاہر پر فتویٰ دیتے ہیں

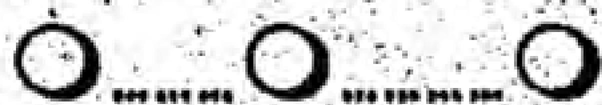
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کا چرچا زبان زدوعام تھا۔ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ پر سکر و جذب کا غلبہ ہوا اور وہ فنا الفناء کے درجہ پر فائز ہوئے تو ''انا الحق'' کا نعرہ لگانے لگے اور ان کے اس نعرہ کی وجہ سے علمائے وقت اور کئی لوگ ان کے مخالف ہو گئے۔ خلیفہ وقت کو حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کی خبر ہوئی تو اس نے علمائے وقت کو طلب کیا اور ان سے رائے طلب کی۔ علمائے وقت نے قتل کا فتویٰ جاری کیا اور لوگ بھی ان کے فتویٰ سے متفق تھے۔ اس عرصہ کے دوران حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ لوگوں اور علمائے وقت کی مخالفت کے باوجود ان تمام باتوں سے بے نیاز حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر پہنچے اور دروازہ پر دستک دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کون ہے؟ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً کہا ''انا الحق'' یعنی میں اللہ ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا نہ کہو بلکہ کہو ''ھوالحق'' یعنی وہ اللہ ہے۔ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ تو ہر جگہ موجود ہے جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اللہ گم ہے حالانکہ حسین (رحمۃ اللہ علیہ) گم ہے اور اللہ عزوجل ہر جگہ موجود اور باقی ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فرمایا۔

"عنقریب وہ وقت آئے گا جب تم اپنے خون سے پھانسی کے تختہ کو رنگین کرو گے۔"

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جب وہ وقت آئے گا اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا باطنی لباس اتار کو ظاہری لباس زیب تن فرمائیں گے۔ پھر وہ وقت بھی آیا جب علمائے وقت نے اپنا فتویٰ خلیفہ کو سنایا اور خلیفہ نے جب علمائے وقت کا متفقہ فیصلہ سنا تو وہ اس شش و پنج میں مبتلا ہو گیا کہ آیا اسے حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو پھانسی دینی چاہیے اور ان کے قتل کا فرمان جاری کرنا چاہیے یا نہیں؟ خلیفہ نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا جب تک حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس فتویٰ کی تائید نہیں کریں گے وہ قتل کا فرمان جاری نہیں کرے گا۔ تمام علماء، خلیفہ کی بات سننے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے اس فتویٰ کی تصدیق چاہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے حجرہ سے باہر تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صوفیانہ لباس اتارا۔ اور ظاہری علماء کا لباس زیب تن کیا اور اس فتویٰ پر اپنی مہر ثبت کرتے ہوئے کہا۔

"ہم ظاہر پر فتویٰ دیتے ہیں۔"



قصہ نمبر ۲۳

آشوبِ چشم

ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو آشوبِ چشم کا مرض لاحق ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مرض کی جانب کچھ توجہ نہ دی مگر جب تکلیف نے شدت اختیار کی اور خدام نے عرض کیا کہ بغداد میں ایک ماہر امراضِ چشم ہے جو عیسائی ہے اگر اجازت ہو تو اسے علاج کی غرض سے بلایا جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جیسے تمہاری مرضی ہو۔ خدام اگلے دن اس عیسائی طبیب کو لے آئے اور اس عیسائی طبیب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کو دیکھنے کے بعد یہ علاج تجویز کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی آنکھوں کو پانی سے بچائیں اور ان میں پانی نہ جانے دیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس عیسائی طبیب کی بات سنی تو فرمایا۔

''میں پانچ وقت وضو کرنے کا عادی ہوں ایسے میں اپنی آنکھوں کو پانی سے کیسے بچا سکتا ہوں؟''

عیسائی طبیب نے عرض کیا حضور! اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو آنکھوں کی سلامتی عزیز ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو انہیں پانی سے بچانا ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا۔

''اگر میں ایسا نہ کر سکوں؟''

عیسائی طبیب بولا پھر بینائی جانے کا خطرہ ہے۔ عیسائی طبیب کا تجویز کردہ یہ علاج اس کے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں تھا اور وہ مایوسی کا اظہار کرتا ہوا وہاں

سے واپس لوٹ گیا اور جاتے ہوئے مریدوں اور خدام سے کہنے لگا کہ اگر تم اپنے مرشد کی آنکھوں کو صحیح سلامت دیکھنا چاہتے ہو تو پھر انہیں وضو نہ کرنے کا مشورہ دو۔

عیسائی طبیب کے جانے کے بعد مرید اور خدام حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور! شریعت ہمیں رعایت دیتی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ وضو کی بجائے تیمم کر لیا کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''مجھے اس شرعی رعایت کا بخوبی علم ہے۔''

پھر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے وضو فرمایا اور نمازِ عشاء کی ادائیگی کے بعد سو گئے۔ پھر تہجد کے وقت اٹھے اور نمازِ تہجد ادا فرمائی۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد دن کی روشنی میں مریدوں اور خدام کی جانب متوجہ ہوئے تو انہوں نے یہ حیران کن منظر دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کی سرخی جاتی رہی تھی اور آشوبِ چشم کا مرض رفع ہو چکا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مکمل صحت یاب ہو چکے تھے۔

اگلے روز وہ عیسائی طبیب ایک مرتبہ پھر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کا معائنہ کر سکے اور جان سکے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مشورہ پر عمل بھی کیا ہے یا نہیں اور آیا مرض میں کمی واقع ہوئی یا پھر مرض نے شدت اختیار کر لی ہے؟ جب وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حال دریافت کیا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''اللہ عزوجل نے مجھے اس عارضہ سے نجات دے دی ہے۔''

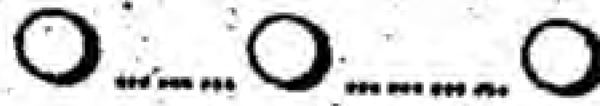
عیسائی طبیب بولا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ضرور میرے مشورہ پر عمل کیا ہوگا؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''ایسا ہرگز نہیں۔''

پھر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا۔

''میں نے تمہارے بتائے علاج کے الٹ کیا اور تم اس مالک حقیقی کی شان دیکھو جو پانی تمہارے نزدیک میری آنکھوں کے لئے مضر تھا وہی پانی میرے لئے اکسیر بن گیا۔''

عیسائی طبیب نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو حیرانگی کا اظہار کیا اور پھر جب اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کا معائنہ کیا تو حیران رہ گیا کہ مرض کا نام ونشان بھی باقی نہ تھا۔ وہ عیسائی طبیب بے ساختہ پکار اٹھا کہ یہ مخلوق کا علاج نہیں بلکہ خالق کا علاج ہے اور پھر اس عیسائی طبیب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر اسلام قبول کر لیا۔

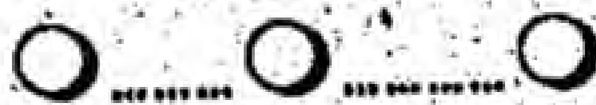


قصہ نمبر ۳۴

مجھے ان درہم کی اشد ضرورت تھی

حضرت جنید جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے ایک روز حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے دروازہ پر دستک دی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کون ہے؟ میں نے ناصر بتایا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمائی اور میں نے اندر داخل ہونے کے بعد چار درہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"میں تمہیں کامیابی و کامرانی کی نوید سناتا ہوں اور اس وقت مجھے ان درہم کی اشد ضرورت تھی۔"



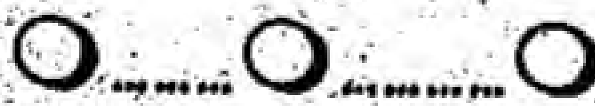
قصہ نمبر ۳۵

ایک یہودی کا اسلام قبول کرنا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے باب الطاق میں ایک انتہائی خوبصورت یہودی نوجوان کو دیکھا تو بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا۔

"اے اللہ! تو نے اس نوجوان کو بے پناہ حسن دیا ہے اسے میرے کام کا بنا دے یعنی اسے معرفت خداوندی عطا فرما دے۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی اُن دعا کو ابھی چند لمحے گزرے تھے کہ وہ یہودی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا مجھے کلمہ پڑھا دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کلمہ پڑھایا اور مسلمان کیا اور پھر وہ نومسلم چند دنوں کی صحبت کے بعد مقامِ ولایت پر بلند درجہ پر فائز ہوا۔



قصہ نمبر ۳۶

شرابی تائب ہو گئے

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وعظ صرف شہر میں ہی اثر رکھتا ہے یا پھر اس کا اثر جنگل میں بھی ہوتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تو کہنا ہی کیا چاہتا ہے؟ وہ بولا فلاں جنگل میں چند لوگ بیٹھے شراب پی رہے ہیں اور انہیں اس فعل بد سے روکنے والا کوئی نہیں ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو اپنا چہرہ ڈھانپتے ہوئے اٹھے اور جنگل کی جانب چل دیئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ان شرابیوں کے نزدیک پہنچے تو انہوں نے فرار ہونے کی کوشش کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آواز دے کر انہیں روکا اور فرمایا۔

"تم مجھ سے یوں نہ بھاگو میں بھی تم میں سے ہوں، تم میرے لئے بھی شراب لاؤ، شہر میں تو ہم پی نہیں سکتے اس لئے یہاں جنگل میں چھپ کر پینے آئے ہیں۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر وہ شرابی رک گئے اور کہنے لگے افسوس کی بات ہے اب ہمارے پاس شراب باقی نہیں رہی اگر آپ کہیں تو ہم شہر سے منگوا لیتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور کیا تم کوئی ایسا فن جانتے ہو کہ شراب خود بخود تمہارے پاس پہنچ جایا کرے؟"

وہ بولے یہ کمال ہم میں نہیں ہے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''میں تمہیں یہ فن سکھا دیتا ہوں کہ شراب خود بخود تمہارے پاس پہنچ جایا کرے گی اور تم شراب کا مزہ چکھ سکو گے۔''

وہ شرابی حیران تھے اور اسی حیرانگی میں بولے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں یہ فن ضرور سکھائیں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''تم پہلے غسل کرو اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر میرے پاس آؤ۔''

وہ سب گئے اور خوب اچھی طرح غسل کرنے کے بعد اپنے کپڑوں کو پاک کرنے کے بعد اور نہایت عمدہ حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''تم سب اب دو رکعت نمازِ نفل ادا کرو۔''

جب وہ نماز کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہوئے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور عرض کیا۔

''اے اللہ! تو بڑا غفور و رحیم ہے میرا کام یہی تھا کہ انہیں تیری بارگاہ میں کھڑا کر دوں اب یہ تیرا اختیار ہے کہ تو انہیں یونہی گمراہ رکھتا ہے یا پھر ہدایت عطا فرماتا ہے۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ابھی یہ دعا مانگ رہے تھے اللہ عزوجل نے ان شرابیوں کی کایا پلٹ دی اور انہیں راہِ ہدایت عطا فرمائی اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی برکت سے تائب ہو گئے۔

O......O......O

قصہ نمبر ۳۷

مرید کی اصلاح فرمانا

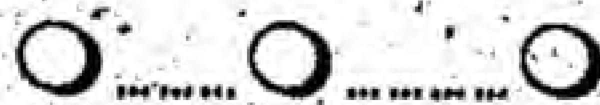
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کو یہ گمان ہوا کہ وہ اب باکمال ہو چکا ہے اور اسے اب اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صحبت سے اجتناب برتنا چاہئے اور گوشہ نشینی اختیار کر لینی چاہئے اور پھر وہ اپنے اس گمان کے تحت اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی صحبت ترک کر کے گوشہ نشین ہو گیا۔ گوشہ نشینی کے دوران اس نے ایک رات نصف شب کے قریب دیکھا کہ ایک جماعت اس کے پاس آئی اور کہنے لگی تجھے جنت میں ہونا چاہئے اور اس جماعت کے پاس ایک اونٹ بھی تھا۔ اس مرید نے جب اس جماعت کی یہ بشارت سنی تو فوراً اونٹ پر سوار ہو گیا اور کچھ دیر بعد اونٹ نے اسے اس جگہ پر پہنچا دیا جہاں ہر جانب باغات تھے اور بے شمار حسین و جمیل لوگ وہاں موجود تھے۔ ہر جانب نہریں بہہ رہی تھیں اور عمدہ ولذیذ کھانے اس کی چاروں جانب موجود تھے۔ اس نے جب یہ منظر دیکھا تو خوشی سے پھولا نہ سمایا اور ساری رات اس جگہ پر قیام کیا۔ جب صبح ہوئی تو اس نے خود کو اپنے حجرہ میں پایا۔ پھر چند دنوں تک اس کے ساتھ یہی معاملہ پیش آتا رہا اور اس نے خود کو خوش نصیب جانا اور مغرور ہو گیا یہاں تک کہ اس نے اپنا حال دوسروں پر ظاہر کرنا شروع کر دیا اور ولی کامل ہونے کا دعویٰ کرنے لگا اور لوگ اس کے معتقد ہونے لگے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو جب اپنے اس مرید کے حال کی خبر ہوئی تو

آپ رحمۃ اللہ علیہ خود چل کر اس کے حجرہ جہاں وہ عبادت کیا کرتا تھا تشریف لائے اور اس کی کیفیت دریافت کی۔ اس نے اپنی ساری کیفیت بیان کر دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو فرمایا۔

''اب اگر تم آج رات اس جگہ پہنچو تو تین مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ لینا۔''

یہ فرما کر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ واپس لوٹ آئے۔ جب رات ہوئی اور حسب معمول نصف شب کو اس مرید کے ساتھ یہی واقعہ پیش آیا تو اس کے دل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے بدگمانی پیدا ہوئی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کو آزمانے کے لئے اس نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم تین مرتبہ پڑھ لیا۔ جیسے ہی اس نے یہ کلمات پڑھے وہ جماعت شور مچاتی غائب ہوگئی اور اس نے خود کو ایسی جگہ پایا جہاں گندگی ہی گندگی تھی اور بے شمار ہڈیوں کے ڈھیر پڑے ہوئے تھے۔ وہ اپنی غلطی پر نادم ہوا اور گوشہ نشینی سے توبہ کر لی۔



قصہ نمبر ۳۸

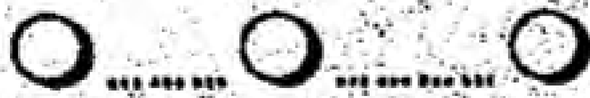
چادر فروخت کر کے طہارت خرید لی

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک شب اپنے مریدوں کے ہمراہ کسی دعوت میں تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں ایک اجنبی شخص کو دیکھا تو اسے بلا کر اپنی چادر دیتے ہوئے فرمایا اُسے گروی رکھ لو اور فقراء کے لئے دو سیر شکر خرید لاؤ۔ وہ شخص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چادر لے کر اس جگہ سے باہر نکلا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اندر سے دروازہ بند کر دیا اور بلند آواز سے فرمایا۔

"اے شخص! تو چادر لے جا اور یہاں ہرگز واپس نہ آنا۔"

لوگوں نے وجہ دریافت کی تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"میں نے اپنی چادر فروخت کر کے تمہارے لئے وقت کی طہارت خریدی ہے اور تم میں سے ایک ایسے شخص کو تم سے جدا کر دیا جو تم میں سے نہ تھا۔"



قصہ نمبر ۳۹

انجیر کھانے کی خواہش

حضرت جعفر بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک دن حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا۔

''اے جعفر (رحمۃ اللہ علیہ)! آج میرا دل انجیر کھانے کی خواہش کر رہا ہے۔''

حضرت جعفر بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا حضور! میں ابھی بازار جاتا ہوں اور انجیر لے آتا ہوں اور یہ کہہ کر میں اپنی نشست سے اٹھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''یوں نہیں بلکہ تم مجھ سے پیسے لے جاؤ۔''

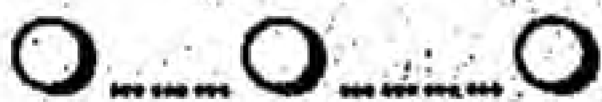
حضرت جعفر بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا حضور! میرے پاس اتنے پیسے ہیں کہ میں انجیر خرید کر لا سکتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں اور پھر ایک درہم مجھے دیا اور فرمایا کہ انجیر وزیری لے کر آنا۔

حضرت جعفر بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں بازار گیا اور وزیری انجیر خرید لایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی۔ جب افطار کا وقت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک انجیر اٹھائی اور اسے منہ میں رکھا۔ پھر اگلے لمحے وہ انجیر منہ سے نکال کر پھینک دی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خدام سے فرمایا۔

"انہیں میرے سامنے سے ہٹا دو اور حاضرین محفل کی اس سے تواضع کرو۔"

حضرت جعفر بن نصیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جھجکتے ہوئے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انجیر کھانے کی خواہش کی اور پھر خود ایک درہم دے کر انجیر منگوائی اور اب آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے کھانے سے انکار کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب میری بات سنی تو آنکھوں میں آنسو آ گئے اور پھر فرمایا۔

"جب میں نے انجیر منہ میں رکھی تو ندائے غیبی آئی اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تجھے شرم نہ آئی کہ تیرے نفس نے جس خواہش کا اظہار کیا تو اسے پورا کرنا چاہتا ہے جبکہ تو اپنی نفسانی خواہشات کو میرے لئے ترک کئے ہوئے ہے اور اب پھر اپنی نفسانی خواہش کے تابع ہوتا ہے۔"

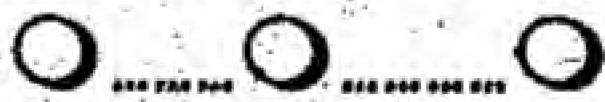


قصہ نمبر ۴۰

میرا نفس مظہر خدا ہے

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں ایک مرتبہ ایک فقیر آیا جس نے سیاہ رنگ کی گوڈری پہن رکھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے سیاہ پوشی کی وجہ دریافت فرمائی تو اس نے کہا میرا خدا وفات پا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سنی تو اسے تین مرتبہ حکم دیا کہ وہ اسی وقت خانقاہ سے باہر نکل جائے۔ وہ فقیر خانقاہ سے باہر نہ گیا۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چوتھی مرتبہ اسے خانقاہ سے باہر نکل جانے کا حکم دیا تو اس نے اپنے مفہوم کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''میرا نفس مظہر خدا ہے اور میں نے اپنے نفس کو قتل کر دیا ہے
لہٰذا اس کے سوگ میں سیاہ پوشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔''



قصہ نمبر ۴۱

اخلاص کا درس

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اخلاق کا درس ایک حجام سے لیا۔ جب وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ میں ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں مقیم تھا اور ایک حجام سے بال کٹوانے کے لئے گیا۔ حجام اس وقت رئیس مکہ کی حجامت کر رہا تھا میں نے کہا تم اللہ عزوجل کے واسطے میرے بال کاٹ دو اور میرے پاس تمہیں بطورِ اجرت دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ اس حجام نے میری بات سنی تو اثبات میں سر ہلا دیا اور میں نے دیکھا اس کی آنکھیں نم تھیں۔ اس نے رئیس مکہ کی حجامت ادھوری چھوڑ دی اور اس سے کہا آپ کی مہربانی ہوگی یہاں سے اٹھ جائیں جب اللہ عزوجل کا نام آگیا تو مجھے سب کچھ مل گیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر اس حجام نے مجھے بٹھایا اور میرے سر کا بوسہ لیا اور میرے بال کاٹ دیئے۔ پھر اس حجام نے مجھے ایک کاغذ کی پڑیا دی جس میں تھوڑی ریزگاری موجود تھی، اس نے مجھ سے کہا اسے اپنی ضرورت پر خرچ کر لیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے اس کے حال پر ترس آیا اور میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ شخص بہت نیک ہے، پھر میں نے اس بات کی نیت کی کہ مجھے پہلی فرصت میں جو بھی ملے گا وہ میں اس حجام کو بطورِ مروت دوں گا۔ پھر کچھ

دنوں بعد میرے چند ارادت مندوں نے بصرہ سے اشرفیوں کی ایک تھیلی بھیجی۔ میں نے وہ تھیلی لی اور اس حجام کے پاس گیا اور وہ تھیلی اسے پیش کی۔ اس نے تھیلی پکڑی اور پوچھا اس میں کیا ہے؟ میں نے جواباً کہا تم نے میرے ساتھ عمدہ برتاؤ کیا تھا اور میں نے اس وقت نیت کی تھی کہ مجھے جو چیز پہلی فرصت میں ملے گی وہ میں تمہاری خدمت میں پیش کروں گا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حجام نے میری بات سنی تو کہنے لگا صد افسوس! تمہیں اللہ عزوجل سے شرم نہ آئی جبکہ تم نے مجھ سے خود ہی کہا تھا کہ اللہ عزوجل کے واسطے میری حجامت بنا دو اور اب مجھے اس کا معاوضہ دیتے ہو، کیا تم نے دیکھا کوئی اللہ عزوجل کے لئے مزدوری کرے اور پھر اس کا معاوضہ بھی طلب کرے؟ میں نے اس حجام کی بات سنی تو میں اس کی عظمت کا دل سے قائل ہو گیا۔



قصہ نمبر ۴۲

تیرا یہ فعل ریا کاری ہے

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید سے کوئی گستاخی سرزد ہو گئی اور وہ شرمندگی کی وجہ سے مسجد میں چھپ گیا اور کئی دنوں تک اس مسجد میں چھپا رہا۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے پاس گئے اور وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر خوف سے کانپنے لگا اور لڑکھڑا کر گر پڑا جس سے اس کا سر پھٹ گیا اور خون جاری ہو گیا اور خون کے ہر قطرہ سے ذکر خداوندی کی آواز آ رہی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تیرا یہ فعل ریا کاری میں شامل ہے جبکہ چھوٹے چھوٹے بچے
تیرے جیسے ذکر میں مساوی ہیں۔"

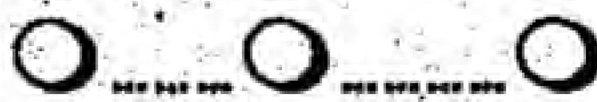
اس مرید نے جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو تڑپ تڑپ کر جان دے دی۔ کچھ دنوں بعد کسی نے اس مرید کو خواب میں دیکھا تو اس کا حال دریافت کیا؟ اس نے کہا ایک عرصہ گزر گیا تھا اور میں دین سے دور تھا اور جو کچھ میں سمجھتا تھا وہ سب باطل تھا۔



قصہ نمبر ۴۳

درہم خرچ کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی

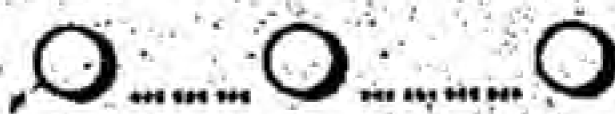
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت ایک بزرگ یوں بیان فرماتے ہیں کہ میں حج بیت اللہ کی سعادت کے لئے عازمِ سفر ہوا اور میں سفر پر روانہ ہونے سے قبل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے دیکھ کر ایک درہم عطا فرمایا جسے میں نے اپنی کمر بند میں باندھ لیا۔ وہ بزرگ فرماتے ہیں دورانِ سفر جہاں بھی مقیم ہوا حسن اتفاق سے وہاں میرے لئے عمدہ سامان میسر آ گیا اور مجھے وہ درہم خرچ کرنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی۔ پھر جب میں حج بیت اللہ کے بعد واپس لوٹا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے مجھ سے کہا ہمارا درہم واپس لوٹا دو اور میں نے وہ درہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کو واپس لوٹا دیا۔



قصہ نمبر ٤٤

جسم کے ہر بال سے خون ٹپکتا تھا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں ایک نوجوان رہتا تھا اور اس کی عادت تھی جب بھی ذکر سنتا تو چیخنا چلانا شروع کر دیتا تھا اور خوب شور مچایا کرتا تھا۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے فرمایا اگر تو نے آئندہ ایسی حرکت کی تو میرے پاس آنا چھوڑ دو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے بعد جب بھی وہ ذکر سنتا تو اس کے چہرے کا رنگ بدل جاتا مگر وہ انتہائی ضبط کا مظاہرہ کرتا یہاں تک کہ اس کے جسم کے ہر بال سے خون ٹپکنے لگتا تھا۔ پھر ایک دن ایسا ہوا کہ اس نے ایک زبردست نعرہ بلند کیا اور اس کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی۔



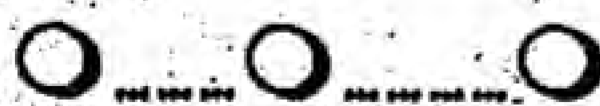
قصہ نمبر ۴۵

نفس کی خاطر کلامِ الٰہی کا استعمال

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں ایک مرتبہ شدید درد ہوئی اور جب تکلیف حد سے بڑھ گئی اور ناقابل برداشت ہوگئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ دم کرنے کے بعد پاؤں کی تکلیف ختم ہوگئی۔ اس وقت ندائے غیبی آئی۔

''اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! تجھے اس بات پر شرمندگی نہیں کہ تو نے اپنے نفس کی خاطر ہمارے کلام کا استعمال کیا۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ندائے غیبی سنی تو کانپ اٹھے اور شرمندگی محسوس کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت اللہ عزوجل سے معافی کے خواستگار ہوئے۔



قصہ نمبر ٤٦

ابلیس بھی غصہ سے بھاگتا تھا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ابلیس بھی بھاگتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک بزرگ نے ابلیس کو یوں راہِ فرار اختیار کرتے دیکھا تو حیران رہ گئے۔ پھر وہ بزرگ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انتہائی جلال میں دیکھا۔ انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا حضور! اپنا غصہ تھوک دیں کہ حالت غصہ میں شیطان غالب ہوتا ہے۔ پھر انہوں نے پوچھا میں جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو رہا تھا میں نے ابلیس کو بھاگتے ہوئے دیکھا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"ابلیس لعین میرے غصہ سے دور بھاگتا ہے اس لئے کہ دوسرے لوگ اپنے نفس کی وجہ سے غصہ کرتے ہیں اور اگر اللہ عزوجل کا ابلیس لعین سے پناہ مانگنے کا حکم نہ ہوتا تو میں ہرگز اس سے پناہ نہ مانگتا۔"



قصہ نمبر ۴۷

گوہر نایاب

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ راہِ تصوف میں آنے سے قبل نہاوند کے گورنر تھے۔ ایک مرتبہ عباسی خلیفہ معتقد باللہ نے اپنے محل میں ایک دعوت کا اہتمام کیا اور قرب و جوار کے تمام گورنروں اور امراء کو بغداد میں اپنے محل میں دعوت دی۔ تمام گورنر اور امراء، خلیفہ کے محل میں موجود تھے اور اس وقت ایک عجیب جشن کا سماں تھا۔ خلیفہ اپنی مسند پر بیٹھا تھا اور تمام علاقوں کے گورنر اور سردار اس کے سامنے انتہائی ادب و احترام کے ساتھ دست بستہ کھڑے تھے۔ خلیفہ انہیں خلعت عطا فرما رہا تھا کہ اچانک ایک گورنر کو چھینک آ گئی اور اس کی ناک بہہ گئی۔ گورنر کے پاس اس وقت رومال نہ تھا اس نے جلدی میں ناک اپنی شاہی پوشاک سے صاف کر لی۔ خلیفہ نے گورنر کی یہ حرکت دیکھی تو غضبناک ہوا اور اسے گورنری سے معزول کر دیا اور خلعت چھین کر اسے دربار میں بے عزت کر کے باہر نکال دیا۔ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس وقت گورنروں کی صف میں کھڑے تھے اس معاملے کو دیکھ رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں خیال آیا کہ ایک شخص نے دنیاوی بادشاہ کے سامنے شاہی آداب کو ملحوظِ خاطر نہ رکھا اور شاہی خلعت کی تعظیم نہ کی اور اس کی اس حرکت نے اسے شاہی دربار سے رسوا کر کے نکال دیا اور اس کی شاہی خلعت اس سے واپس لے لی گئی جب ایک دنیاوی دربار میں ایک شخص کو یوں ذلیل کر کے نکالا گیا ہے تو اس شخص کا کیا انجام ہو گا جو حکم الحاکمین کی

عطا کردہ خلعت کی قدر نہیں کرے گا اور وہ اللہ عزوجل کا ادب و احترام ملحوظِ خاطر نہ رکھتا ہوگا۔ اس واقعہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر اس قدر گہرا اثر ڈالا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے گورنری کو خیر باد کہہ دیا اور حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے دست حق پر بیعت کر لی۔ حضرت خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ تم حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو اور روحانی فیوض حاصل کرو۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ مجھے علم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک گوہر نایاب ہے کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ اسے قیمتاً فروخت کریں گے یا پھر بغیر کسی قیمت کے مجھے عطا کریں گے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر میں اسے فروخت کرنا چاہوں تو تم اس کی قیمت ہرگز ادا نہ کر سکو گے کہ اس کی قیمت تمہاری قوتِ خرید سے باہر ہے اور اگر میں وہ گوہر نایاب تمہیں مفت میں دے دوں گا تو تم اس کی قدر و قیمت کا اندازہ نہ لگا سکو گے کہ جو چیز بغیر محنت و مشقت کے حاصل ہو جائے اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوتی، اگر تم اس گوہر نایاب کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو بحر توحید میں غرق ہو جاؤ اور خود کو فنا کر دو پھر اللہ عزوجل تم پر صبر و کشادگی کے دروازے کھول دے گا اور جب تم میں برداشت کی قوت پیدا ہو جائے گی وہ گوہر نایاب تمہیں حاصل ہو جائے گا۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا میرے لئے کیا حکم ہے؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم ایک سال تک گندھک فروخت کرو چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک سال تک گندھک فروخت کرتے رہے اور پھر ایک برس بعد حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت دے دی۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ گورنری کا عہدہ چھوڑ کر درویش ہوئے تھے اس لئے مزاج میں عجز و انکساری پیدا کرنے کے لئے اور دماغ سے گورنری کی بو نکالنے کے لئے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم ایک سال تک لوگوں سے بھیک مانگو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق بھیک مانگنا شروع کر دیا اور سارا دن میں جو بھی خیرات ملتی شام کو وہ فقراء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے اور خود فاقہ کیا کرتے تھے۔ بھیک مانگنے کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کو انتہائی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا کیونکہ لوگ جانتے تھے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہاوند کے گورنر رہ چکے ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خیرات کی کوئی ضرورت نہیں اسی لئے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خیرات دینے سے گریز کرتے تھے مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمت نہ ہارتے اور باوجود دشواری اور انکار کے کچھ نہ کچھ خیرات جمع کر لیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی شکایت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کی تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اب تمہیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ دنیاداروں کے نزدیک تمہاری کچھ حیثیت نہیں ہے لہٰذا تم اپنا دل دنیا سے نہ لگانا۔

اس دوران حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو نیا حکم دیا کہ چونکہ تم نہاوند کے گورنر رہ چکے ہو اور دورانِ گورنری تم نے کئی لوگوں سے زیادتی کی ہوگی لہٰذا تم ہر شخص سے جا کر معافی مانگو گے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر شخص کے پاس گئے اور اس سے معافی مانگی اور جو شخص وہاں موجود نہ تھا اس سے معافی کے عوض ایک لاکھ درہم خیرات کئے مگر اس کے باوجود دل نے قرار نہ پایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بے قراری کے متعلق عرض کیا تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہارے دل میں اب بھی حب جاہ اور حب

مال موجود ہے لہٰذا تم مزید ایک سال تک بھیک مانگو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر بھیک مانگنے نکل کھڑے ہوئے۔ سارا دن بھیک مانگنے کے بعد جو کچھ بھی بطورِ خیرات ملتا اسے لا کر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دیتے اور وہ اسے فقراء و مساکین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔ ایک سال گزر گیا اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا اب تم میری صحبت میں رہنے کے قابل ہو چکے مگر میری صحبت میں رہنے کے لئے لازم ہے کہ تم فقراء کی خدمت کرو گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان پر لبیک کہا اور فقراء کی خدمت میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ ایک سال مزید گزر گیا۔ ایک سال بعد حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے شبلی (رحمۃ اللہ علیہ)! تم اپنے نفس کو کس مقام پر دیکھتے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا میں خود کو تمام لوگوں سے ادنیٰ درجہ پر پاتا ہوں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو فرمایا اب تمہارا ایمان مکمل ہو چکا۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ کر سلوک و عرفان کی منازل طے کرنا شروع کیں اور اللہ عزوجل نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلند مرتبہ عطا فرمایا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں وہ وقت بھی آیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ رشد و ہدایت کے لئے منبر پر رونق افروز ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے خطاب کی شعلہ بیانی سے لوگوں کے سامنے حقیقت و اسرار و رموز کے کئی پہلو آشکار کرنے لگے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو علم ہوا تو انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بلا کر کہا ہم نے جن چیزوں کو دفن کیا تم نے انہیں عوام الناس کے سامنے یوں کھلے عام بیان کرنا شروع کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا میں جس حقیقت کو بیان کرتا ہوں وہ لوگوں کے اذہان سے بالا ہے اور میرا کلام منجانب حق ہے اور وہ حق کی جانب ہی لوٹ جاتا ہے جبکہ اس دوران

میرا وجود باقی نہیں رہتا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو فرمایا تمہارا کہنا درست ہے مگر تمہارے لئے مناسب نہیں کہ تم اس قسم کی باتیں یوں بیان کرو۔

ایک دن حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ اپنے گھر میں بیٹھی کنگھی کر رہی تھیں کہ حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ اچانک گھر میں داخل ہو گئے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یوں گھر میں داخل ہوتے دیکھا تو پردہ کرنا چاہا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں پردہ کی ضرورت نہیں کہ اس وقت شبلی (رحمۃ اللہ علیہ) ہوش میں نہیں۔ اس دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ حالت وجد میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے ذیل کے اشعار پڑھنے لگے۔

عودونی الوصال والوصال عذب

ورمونی بالصدو الصد صعب

زعمو حین عاتبوا ان جرمی

فرط جنی هم وما ذاك ذنب

لا و حسن الخضوع عند المتلاقی

ما جزاء من یحب الا یحب

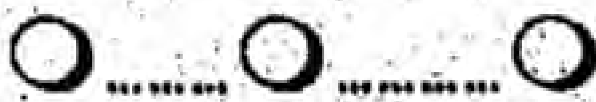
''ہمیں وصال کا عادی بنا دیا ہے اور وہ بہت شیریں ہے اور مجھے ہجر میں مبتلا کر دیا ہے اور وہ بہت سخت ہے، عتاب میں آتا ہے تو کہتا ہے میرا گناہ ہے، جوشِ محبت میں ہو تو یہ کوئی گناہ نہیں ہے۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اشعار سنے تو سر ہلاتے ہوئے فرمایا اے

شبلی (رحمۃ اللہ علیہ)! ایسے ہی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو بے ہوش ہو کر گر پڑے اور پھر جب ہوش آیا تو رونے لگے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زوجہ سے فرمایا تم اب پردہ کر لو کہ اسے ہوش آ گیا ہے۔

حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن حالت وجد میں تھے اور انتہائی مضطرب دکھائی دیتے تھے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تو فرمایا تم اپنے کام اللہ عزوجل کے سپرد کر دو تاکہ تمہیں سکون کی دولت میسر ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا سکون کی دولت تو مجھے اسی وقت مل سکتی ہے جب اللہ عزوجل میرے کام مجھ پر چھوڑ دے۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو فرمایا۔

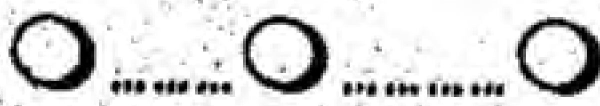
"شبلی (رحمۃ اللہ علیہ) کی تلوار سے خون ٹپکتا ہے۔"



قصہ نمبر ۴۸

اللہ عزوجل شکستہ قلوب کے قریب ہے

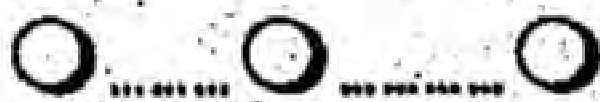
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اللہ عزوجل کو مدینہ منورہ کی گلیوں میں دیکھا ہے۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیسے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ایک دن مدینہ منورہ کے بازار میں جا رہا تھا کہ میں نے چند خستہ حال لوگوں کو دیکھا جن کی کیفیت ان کے چہروں سے عیاں ہو رہی تھی مجھے ان پر رحم آیا اور میں نے دل میں خیال کیا میں ان کے ساتھ کچھ دن رہوں۔ پھر میں نے ان کی صحبت اختیار کی اور میں کچھ دن ان کی صحبت میں رہنے کے بعد جان گیا کہ اللہ عزوجل خستہ حالوں کے ساتھ ہے اور اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ میں شکستہ قلوب کے قریب ہوں۔



قصہ نمبر ۴۹

مقصد حقیقی کو پالیا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے کسی مرید نے اپنی تمام جائیداد راہِ خدا میں خرچ کردی مگر ایک مکان باقی رہنے دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حکم دیا کہ تم اس مکان کو فروخت کر کے تمام رقم دریا میں پھینک دو اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کی تعمیل کی اور پھر خود کو کبھی بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے جدا نہ کیا یہاں تک کہ اپنے مقصد حقیقی کو پالیا۔

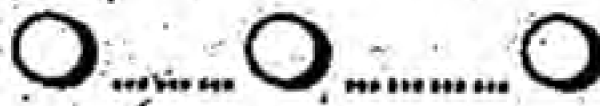


قصہ نمبر ۵۰

بازاری آدمی

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مریدوں کے ہمراہ ریاضت و مجاہدہ میں مشغول تھے ایک مہمان آ گیا اور اس کی خدمت میں کافی تکلف سے کام لیا گیا۔ کھانا آیا تو وہ کہنے لگا اس کے علاوہ فلاں چیز بھی مل جاتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تمہیں بازار جانا چاہیے تم بازاری آدمی ہو اور مسجد و خانقاہ سے تمہارا کچھ تعلق نہیں۔"



قصہ نمبر ۵۱

حقیقی عشق

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا گزر ایک دن کوفہ کے ایک بازار سے ہوا اور میں نے وہاں ایک عالیشان مکان دیکھا جو کسی امیر کی ملکیت معلوم ہوتا تھا۔ مکان کے چاروں جانب بڑی رونق تھی اور اس مکان کے بے شمار دروازے تھے اور ہر دروازے پر ملازموں اور غلاموں کا ہجوم دکھائی دیتا تھا۔ میں دل ہی دل میں ان لوگوں کی اس غفلت اور بے خبری پر افسوس کر رہا تھا کہ اچانک میری نگاہ ایک خوش گلو عورت پر پڑی جو انتہائی خوبصورت انداز میں اشعار پڑھ رہی تھی۔ میں اس کی جانب متوجہ ہوا اور وہ کہہ رہی تھی۔

"اے مکان! تیری چاردیواری کے اندر کبھی کوئی غم نہ آئے،
تیرے رہنے والوں کے ساتھ یہ ظالم زمانہ کبھی مذاق نہ کرے
جب کوئی مہمان بے گھر ہو تو ایسے مہمان کے لئے یہ گھر کیا ہی عمدہ گھر ہے۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس کے اشعار سنے تو یہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا کہ ان لوگوں کی حالت بہت نازک اور سنگین ہے اور یہ دنیا اور اس کی رنگینیوں میں مکمل طور پر غرق ہو چکے ہیں۔ پھر حسن اتفاق ایک عرصہ بعد میرا گزر پھر اس جگہ سے ہوا اور جب میں نے اس مکان کی جانب نگاہ دوڑائی تو مجھے

کوئی ملازم اور غلام دکھائی نہ دیا اور اس مکان کے در و دیوار خستہ ہو چکے تھے اور جگہ جگہ سے اینٹیں گر رہی تھیں، ریشمی پردے دھجیوں میں تبدیل ہو کر پیوند خاک ہو چکے تھے، دروازے ٹوٹ پھوٹ چکے تھے اور نہ اب کوئی صاحب جائیداد تھا، نہ دربارن، نہ فانوس اور قمقمے اور ان سب کی جگہ چمگادڑوں نے لے لی تھی۔ جس مکان میں ایک وقت تھا شہر کے رئیس اور امراء جمع ہوتے تھے وہاں اب آوارہ کتوں نے ڈیرہ جمالیا تھا اور اس مکان کے ہر گوشے سے نحوست عیاں تھی اور ہاتف غیب اشعار پڑھ رہا تھا۔

''اس کی ساری خوبیاں جاتی رہیں اور رنج والم نمایاں ہو گئے۔
زمانے کا یہی مزاج رہا ہے وہ کسی ایسے مکان کو صحیح سلامت نہیں
رہنے دیتا۔ اس مکان کے اندر جو انسیت تھی اسے وحشت میں
بدل دیا گیا اور کیف و سرور کی جگہ شور و ماتم نے لے لی۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے مکان کی خستہ حالی دیکھ کر افسوس ہوا اور میں نے ایک پڑوسی سے دریافت کیا اس عشرت کدہ کے مکین کہاں گئے؟ اس نے کہا مالک مر گیا اور اس کے مرنے کے بعد اس مکان کی تمام رونقیں ختم ہو گئیں اور اب اس مکان میں کوئی نہیں رہتا سوائے ایک بوڑھی عورت کے۔ میں نے اس سے پوچھا وہ بوڑھی عورت کس کمرے میں رہتی ہے اور کس حال میں ہے؟ اس بتایا وہ گھر کے فلاں کمرے میں رہتی ہے اور محلہ دار خدا ترسی کرتے ہوئے اسے کھانا کھلا دیتے ہیں اور وہ عورت اس مکان کو چھوڑ کر کہیں جانے کو تیار نہیں ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں اضطرابی کیفیت میں اس کمرے میں پہنچا اور دروازہ پر دستک دی۔ اندر سے ایک عورت کی غمزدہ آواز آئی کون ہے؟ میں نے کہا اللہ عزوجل کا ایک بندہ۔ اس عورت نے افسردہ لہجے میں کہا تم واپس چلے

جاؤ یہاں اب میرے سوا کوئی مقیم نہیں ہے اور عرصہ ہوا سب یہاں سے رخصت ہو گئے اور تم مجھے یوں پریشان نہ کرو۔ میں نے اس عورت سے کہا تم دروازہ کھولو اور مجھے تم سے کچھ ضروری کام ہے۔ اس عورت نے دروازہ کھول دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر حیرانگی کا اظہار کیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس سے کہا اس خوبصورت مکان کی آب و تاب کہاں گئی، یہاں چاند چہرے والی کنیزیں اور غلام اور عیش و عشرت کے دلدادہ لوگ کہاں گئے؟ میری بات سن کر وہ عورت رونے لگی اور کہنے لگی آسائش کی وہ چیزیں کسی اور کی تھیں اور اس مکان میں رہنے والوں نے انہیں اپنے لئے جانا اور وہ سارا سامان کرائے کا تھا جہاں سے آیا وہیں چلا گیا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے کہا کچھ عرصہ پہلے جب میں یہاں سے گزرا تھا میں نے ایک عورت کو اشعار پڑھتے سنا تھا اور پھر میں نے وہ اشعار اس عورت کو سنائے۔ وہ عورت ان اشعار کو سن کر بولی کہ اللہ عزوجل کی قسم! وہ عورت میں ہوں جس کی زبان سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اشعار سنے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا پھر اس مکان کے مکین کس حال کو پہنچے؟ وہ عورت روتے ہوئے بولی انسان دنیا پر مغرور ہو جاتا ہے جبکہ دنیا باقی رہنے والی نہیں ہے اور ان کے حال پر ماتم کرنے والے اور ان سے عبرت حاصل کرنے والے باقی رہ جاتے ہیں۔ میں نے اس عورت سے کہا پھر تم اس حال میں یہاں کیوں مقیم ہو؟ وہ غمزدہ لہجے میں بولی آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی عجیب ظلم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں اس مکان میں کیوں مقیم ہوں؟ کیا یہ مکان میرے دوستوں اور پیاروں کا مسکن نہیں رہا؟ کیا یہ ان کی محبت کی نشانی نہیں ہے؟ پھر میں اسے چھوڑ کر کیسے جا سکتی ہوں، کہنے والے کہیں گے جب اس مکان کی رونقیں

عروج پر تھیں تو میں ان کی ہم نشین تھی اور جب اس مکان کی حالت خستہ ہو گئی تو میں اسے چھوڑ کر چلی گئی اور اس کی بدحالی میں اس کی ہم نشین نہ رہی، یہ تو بدعہدی ہوگی اور لوگ میرے عمل کو بے وفائی سے تعبیر کریں گے اور میں اس وقت تک یہاں سے نہ جاؤں گی جب تک میرا جسم اس عمارت کے ملبے میں دفن نہ ہو جائے گا اور یہ کہہ کر اس نے ایک شعر پڑھا جو محبت کی خلش اور سوز و گداز سے لبریز تھا اور اس کا مفہوم تھا۔

''میرا دل مقاماتِ محبت کی تعظیم کرتا ہے اگرچہ ان کے کمرے نعمت و مال سے محروم ہو چکے۔''

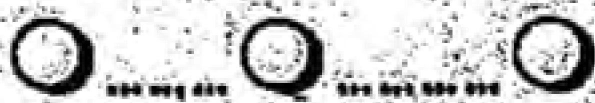
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شعر کو سن کر میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور میں نے مستی کی کیفیت میں کہا تم سچ کہتی ہو اور پھر میں بغداد واپس لوٹ گیا۔ مجھے اس عورت کے خلوص اور اس کے استقلال پر حیرانگی ہوتی ہے اور عاشق صادق یہی ہیں اور سچا عشق یہی ہے کہ انسان ایک در کا پابند ہو جائے پھر چاہے خون کی ندیاں بہہ جائیں یا قیامت کا نزول ہو مگر عاشق اس در سے اپنا تعلق ختم نہ کرے۔ وہ عورت سچی تھی اور اسی کے ذریعے مجھے غیب سے یہ سبق ملا کہ عشق کیا ہے اور وفاداری کیا ہے؟



قصہ نمبر ۵۲

صحبت کے اہل نہیں ہوئے

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں ایک نوجوان کی دورانِ وعظ ایسی کیفیت بدلی کہ وہ تائب ہو گیا اور اس نے گھر جا کر اپنا تمام مال صدقہ کر دیا اور ایک ہزار دینار لے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوا۔ راستہ میں لوگوں نے کہا تم ایک دیندار شخص کو دنیا میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ اس نے لوگوں کی باتیں سنیں تو تمام دینار دریائے دجلہ میں پھینک دیئے اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم میری صحبت کے ابھی اہل نہیں ہوئے۔ اس لئے کہ جو دینار تم نے ایک ایک کر کے دریائے دجلہ میں پھینکے وہ کام تم ایک لمحہ میں بھی کر سکتے تھے۔

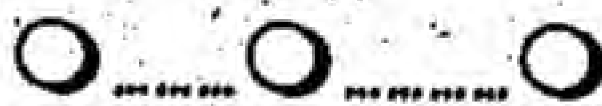


قصہ نمبر ۵۳

مناسب ہدیہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ ایک ابدال مرد اور ایک ابدال عورت کے نکاح کی محفل میں شریک ہوا اور وہاں حاضرین محفل میں موجود ہر بزرگ نے اپنا اپنا ہاتھ بڑھایا اور موتی و یاقوت سامنے لا کر رکھ دیئے۔ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور زعفران ان کے سامنے لا کر رکھ دی۔ حضرت خضر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔

"تم نے دولہا اور دلہن کے لئے مناسب ہدیہ پیش کیا اور حاضرین محفل میں کسی نے ایسا ہدیہ پیش نہیں کیا۔"



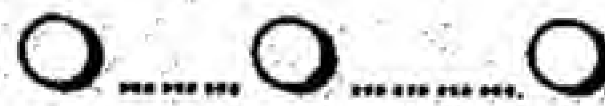
قصہ نمبر ۵۴

غلام خلیل کا رسوا ہونا

خلیفہ وقت کا درباری غلام خلیل حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حسد کرتا تھا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رسوا کرنے کے لئے ایک چال چلی اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مقرب خاص حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ پر پہلا وار کیا اور ایک عورت کو حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا جس نے خود کو حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ کے لئے پیش کیا۔ حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ نے انکار کر دیا۔ وہ عورت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیں کہ وہ مجھے قبول فرمالیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت کی بات سنی تو غصہ میں آ گئے اور حکم دیا کہ اس عورت کو یہاں سے نکال دیا جائے۔ خدام نے اس عورت کو خانقاہ سے باہر نکال دیا اور وہ عورت غلام خلیل کے پاس پہنچی اور پھر دونوں نے مل کر اپنے منصوبہ کے مطابق حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ پر الزام لگایا کہ انہوں نے اس عورت کے ساتھ زنا کیا ہے۔

غلام خلیل اپنے منصوبے کے مطابق اس عورت کو لے کر خلیفہ وقت کے دربار میں پہنچا اور ایک من گھڑت واقعہ سنایا اور خلیفہ کو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء کے خلاف اکسایا۔ خلیفہ کچے کانوں کا تھا اور اس نے غلام خلیل کی بات پر اعتبار کرتے ہوئے بغیر کسی تصدیق یا ثبوت کے حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ

کے قتل کا فرمان جاری کر دیا۔ حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو دربار میں طلب کیا گیا اور جب جلاد کو ان کا سر قلم کرنے کے لئے خلیفہ نے بلانا چاہا تو اس کی زبان بند ہو گئی اور وہ باوجود کوشش کے جلاد کو کوئی حکم نہ دے سکا۔ خلیفہ نے حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ وہ کل دوبارہ دربار میں پیش ہوں۔ رات کے وقت جب خلیفہ سویا تو اس نے ندائے غیبی سنی کہ اگر تو نے حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو قتل کروایا تو تیری سلطنت زوال پذیر ہو جائے گی۔ اگلی صبح خلیفہ نے حضرت ابوالحسن سمنون رحمۃ اللہ علیہ کو دربار میں بلایا اور ان سے اپنی گستاخی کی معافی مانگی اور پھر نہایت عزت واحترام کے ساتھ دربار سے رخصت کیا۔



قصہ نمبر ۵۵

توحید خاص

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے توحید خاص کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا توحید خاص یہ ہے کہ بندہ اللہ عزوجل کے سامنے مردہ کی مانند ہو، اللہ عزوجل کی تدابیر کا تصرف اس پر جاری ہو اور وہ اپنے نفس سے فنا ہو کر اس کی توحید کے سمندروں میں غرق ہو۔ اسے یہ خبر نہ ہو کہ مخلوق اسے پکار رہی ہے اور نہ ہی وہ مخلوق کی دعوت قبول کرنے کا خیال دل میں لائے کیونکہ اللہ عزوجل کے حقیقی قرب میں ہونے کی وجہ سے وجود باری تعالیٰ اور وحدانیت کی حقیقت کا علم اسے ہو جائے گا جبکہ فنائے نفس یہ ہے کہ اس کی حس وحرکت ختم ہو جائے کیونکہ اللہ عزوجل ان تمام امور میں بندے سے جو چاہتا ہے وہ اس کا کفیل اور ضامن بن جاتا ہے اس طرح کہ بندے کی انتہاء لوٹ کر ابتداء کی طرف آ جائے اور وہ ایسا ہو جائے جس طرح وجود میں آنے سے پہلے تھا۔

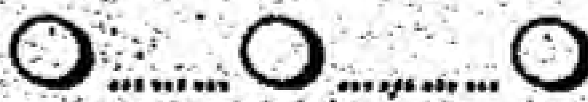


قصہ نمبر ۵۶

معرفت کیا ہے؟

حضرت محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں کسی نے معرفت کا ذکر کیا اور کہا کہ اللہ عزوجل کی معرفت رکھنے والے تو نیکی اور اللہ عزوجل کے قرب کی بناء پر ہر قسم کی حرکت ترک کرنے تک مقام حاصل کر لیتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ ان قول ہے جو کلام کرتے وقت اعمال کو بھول جاتے ہیں اور میرے نزدیک یہ بڑی بات ہے اور میں تو کہوں گا کہ چوری کرنے والا اور زانی ایسی بات کرنے والے کے مقابلے میں زیادہ عمدہ حال میں ہیں اور عارفوں کا کام یہ ہے کہ وہ اعمال اللہ عزوجل کی توفیق سے کرتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں واپس لوٹ جائیں گے۔ میں اگر ایک ہزار سال بھی زندہ رہوں تو نیک کاموں میں سے ایک ذرہ بھی کم نہ کر سکوں گا البتہ اگر رکاوٹ کر دی جائے تو یہ اور بات ہے اور یہ بات میری معرفت میں زیادہ پختگی کا باعث بنے گی اور میرے حال میں زیادہ قوی شمار ہوگی۔



قصہ نمبر ۵۷

نفس کی بیماری کب دوا بن سکتی ہے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات اپنے معمول کے وظائف کے لئے بیدار ہوا تو مجھے وہ حلاوت اور لذت محسوس نہ ہوئی جو مجھے مناجات کے وقت حاصل ہوتی تھی، میں حیران تھا اور میں نے سونے کا ارادہ کیا مگر میں سو نہ سکا۔ میں بیٹھ گیا مگر بیٹھ نہ سکا پھر میں نے دروازہ کھولا اور گھر سے باہر نکلا۔ میری نگاہ ایک شخص پر پڑی جو چوغے میں لپٹا راستہ میں پڑا تھا۔ اس نے میری آہٹ سنی تو سر اٹھایا اور کہا۔

"اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! اتنی دیر لگا دی۔"

میں نے کہا ہمارے درمیان کوئی وعدہ نہ تھا۔ وہ بولے۔

"کیوں نہیں؟ میں نے دلوں کو حرکت دینے والے اللہ عزوجل سے دعا کی وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل کو حرکت دے۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ عزوجل نے ایسا کر دیا اور کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی خبر نہ تھی؟ وہ بولے۔

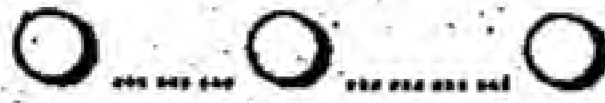
"نفس کی بیماری کب دوا بن سکتی ہے؟"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا میں تو اپنی نفسانی خواہشات کی مخالفت کرنے والا ہوں اور میری یہ مخالفت اس کی بیماری کی دوا بن جاتی؟

یہ سن کر انہوں نے اپنے نفس کی جانب توجہ کی اور نفس سے کہا۔

''تم نے سنا نہیں میں نے تمہیں سات مرتبہ یہ جواب دیا تھا مگر
تو نے جنید (رحمۃ اللہ علیہ) کے علاوہ کسی کا جواب سننے سے انکار کر دیا
تھا اب تو سن چکا۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پھر وہ وہاں سے چلے گئے اور میں انہیں نہیں جانتا تھا اور نہ ہی مجھے دوبارہ ان کے متعلق کوئی آگاہی ہوئی۔



قصہ نمبر ۵۸

ذکر خداوندی کا حق کوئی بھی ادا نہیں کر سکتا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت یادِ خداوندی میں مستغرق رہا کرتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اوڑھنا بچھونا یادِ خداوندی تھا۔ ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ہمعصر حضرت شیخ رویم رحمۃ اللہ علیہ بازار سے گزر رہے تھے کہ ایک بوڑھی عورت نے ان کا راستہ روکا اور کہا مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایک ضروری کام ہے اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرا کام کر سکتے ہیں تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا کام بتاتی ہوں؟ حضرت شیخ رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تیرا جو بھی کام ہوگا انشاء اللہ العزیز وہ کام میں کروں گا۔"

اس بوڑھی عورت نے کہا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ہو تو ان سے کہیں کہ کیا تمہیں لوگوں کے سامنے ذکر خداوندی سے حیاء نہیں آتی؟ چنانچہ جب حضرت شیخ رویم رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچے اور انہیں اس بوڑھی عورت کا پیغام سنایا تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس پیغام کو سننے کے بعد خاموش ہو گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چند لمحے سکوت کے بعد فرمایا۔

"میں لوگوں کے سامنے ذکر خداوندی اس لئے کرتا ہوں کہ اس دنیا میں ذکر خداوندی کا حق کوئی بھی نہیں ادا کر سکتا۔"

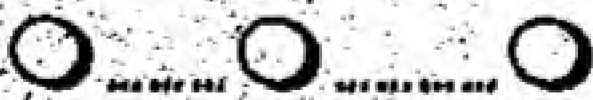


قصہ نمبر ۵۹

محبت وانس کا مقام

ایک بزرگ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تھا اور ہمارا گزر ایک جگہ سے ہوا جہاں ایک قوال نے شعر پڑھا جس کا مفہوم تھا یہ وہ منزلیں ہیں جن سے تو پیار کرتا تھا اور ان دنوں تو دنیا میں کامیاب و کامران تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ شعر سنا تو بے اختیار رو پڑے اور فرمایا محبت وانس کا مقام کتنا پیارا ہوتا ہے اور منزل مخالفت و وحشت کس قدر اذیت ناک ہے، مجھے ہمیشہ شوق، شدید مجاہدہ اور پُرخطر احوال کا شوق رہا۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چند اشعار پڑھے جن کا مفہوم تھا۔

"اے دوست! کیا کوئی آنکھ شام میں رونے والی ہے جو حجازِ مقدس
کی جدائی پر غمزدہ ہو، تاکہ میں اس کا ساتھ دوں۔ اسے چغلی
کرنے والوں نے چھوڑ دیا مگر ایک کبوتر ایسا ہے جس کے گلے
میں پٹہ پڑا ہے اور اس کا ساتھی اس سے جدا ہو گیا ہے۔"



قصہ نمبر ۶۰

مردِ مومن کی روحانی طاقت

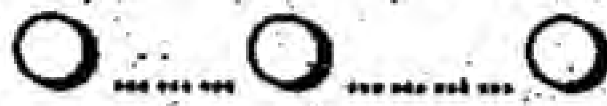
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے دس برس تک اپنے قلب کے دروازہ پر بیٹھ کر اس کی حفاظت کی اور پھر دس برس تک میرا قلب میری نگرانی کرتا رہا اور اب بیس برس گزر گئے میں نہ اپنے قلب کی کچھ خبر رکھتا ہوں اور نہ میرے قلب کو چنداں میری خبر ہوتی ہے اور تیس برس گزر چکے میں ماسوائے حق کے کسی چیز کا مشاہدہ نہیں کرتا اور لوگ اس سے غافل ہیں۔ جب بندہ عاشق کے عشق اور محویت کا یہ عالم ہو تو پھر کوئی شک نہیں کہ مومن کا ہاتھ درحقیقت اللہ عزوجل کا ہاتھ ہے۔

کتب سیر میں منقول ہے ایک دن حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مسجد شونیزیہ میں تشریف فرما تھے اور اس وقت وہاں درویشوں کا ایک ہجوم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد تھا اور آیاتِ قرآنی پر بحث ہو رہی تھی۔ اس دوران مردِ مومن کی روحانی قوت کا ذکر چھڑ گیا اور تمام درویش اس موضوع پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگے۔ دورانِ گفتگو ایک درویش نے کہا مردِ مومن کی روحانی طاقت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں اور میں ایک ایسے شخص کے متعلق جانتا ہوں جو اگر مسجد کے اس ستون سے کہہ دے تو آدھا سونے کا ہو جا اور آدھا چاندی کا ہو جا تو یہ ستون اسی وقت آدھا سونے اور آدھا چاندی کا ہو جائے گا۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس درویش کا دعویٰ سن کر

مسجد کے ستون کی جانب دیکھا تو وہ ستون واقعی آدھا سونے کا اور آدھا چاندی کا ہو چکا تھا۔

یہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی نگاہِ کیمیاء کا اثر تھا کہ ایک ستون کی ظاہری ساخت تبدیل ہو گئی۔ درویش نے تو کہا تھا کہ وہ ایک شخص کو جانتا ہے مگر قدرت نے یہ راز آپ رحمۃ اللہ علیہ پر ظاہر کر دیا کہ خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ سے ایک ستون کی ظاہری ساخت بدل گئی۔



قصہ نمبر ٦١

پتھروں کا طواف

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ راتوں کو جاگ کر یادِ خداوندی میں مشغول رہتے تھے اور جن دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں مقیم تھے ان دنوں رات کے وقت خانہ کعبہ کے طواف کی سعادت حاصل کرتے تھے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حج بیت اللہ کے لئے مکہ مکرمہ پہنچا اور میں نے خانہ کعبہ کے مجاور کی حیثیت سے وہاں قیام کیا۔ میرا معمول تھا جب رات خوب گہری ہو جاتی تو میں خانہ کعبہ کا طواف کرتا۔ ایک روز میں حسب معمول خانہ کعبہ کے طواف میں مشغول تھا کہ میں نے ایک کمسن لڑکی کو دیکھا جو خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی اور ساتھ ہی کچھ اشعار بھی انتہائی ذوق وشوق سے پڑھ رہی تھی۔ ان اشعار کا ترجمہ یہ ہے۔

> ''الفت و عشق کو میں نے چھپایا مگر انہیں چھپانا مشکل ہو گیا اور انہوں نے میرے اندر مستقل قیام کر لیا۔ مجھ پر جب محبوب کو دیکھنے کا شوق غالب آتا ہے تو میرا دل اس کی یاد میں بے چین و بے قرار ہو جاتا ہے اور اگر میں اپنے محبوب کی قربت کا ارادہ کرتی ہوں تو میرا محبوب مجھے اپنے قرب سے محروم نہیں کرتا بلکہ میرے نزدیک آ جاتا ہے اور جب میرا محبوب اپنا جلوہ دکھاتا ہے۔

تو میں فنا ہو جاتی ہوں اور پھر اس کے لئے اور اس کی دستگیری
سے زندہ ہوتی ہوں اور وہی میری دستگیری فرماتا ہے یہاں تک
کہ میں اس کی عنایات سے لطف اندوز ہوتی ہوں۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اس لڑکی کے اشعار سنے تو اس سے کہا۔

"اے لڑکی! تو اللہ عزوجل سے خوفزدہ نہیں جو یوں خانہ کعبہ میں
ایسے اشعار پڑھتی ہو؟"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ لڑکی میری جانب متوجہ ہوئی اور بولی۔

"اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! اگر مجھے اللہ عزوجل کا خوف نہ ہوتا تو میں
پرسکون نیند کو ترک کر کے اس وقت یہاں نہ ہوتی اور اسی خوف
نے مجھے میرے وطن سے بے وطن کر دیا، مجھے محبوب کے عشق
نے حیران بنا دیا ہے اور اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! تم ہی بتاؤ کہ تم خانہ
کعبہ کا طواف کرتے ہو یا خانہ کعبہ کے رب کا؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس لڑکی کا سوال سنا تو اس سے کہا۔

"میں خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہوں۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس لڑکی نے میری بات سنی تو اپنا چہرہ آسمان کی جانب بلند کیا اور کہا

"آپ کی شان بھی کیا عجب ہے؟ مخلوق جو خود پتھروں کی مانند

ہے وہ پتھروں کا طواف کر رہی ہے۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب اس لڑکی کی بات سنی تو مجھ پر عجیب کیفیت طاری ہو گئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو وہ لڑکی وہاں موجود نہ تھی۔



قصہ نمبر ٦٢

عبداللہ بن سعید کا اعتراف

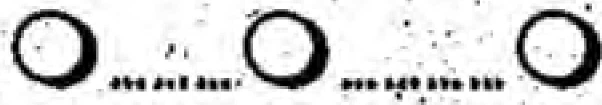
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی قابلیت کا اندازہ یوں لگایا جا سکتا ہے کہ عبداللہ بن سعید جو اپنے وقت کے نامور صاحب علم وفن تھے اور ہر کلام و بیان پر تنقید کرنا ان کا شغل تھا لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ ہر ایک کے کلام پر تنقید کرتے ہیں مگر یہاں ایسی علمی و روحانی شخصیت بھی ہے جن کا نام جنید ہے، ان کے پاس چلتے ہیں اور پھر دیکھتے ہیں کہ آپ کو ان کے کلام و بیان میں کوئی اعتراض دکھائی دیتا ہے؟

عبداللہ بن سعید نے جب لوگوں کی باتیں سنیں تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے توحید کے متعلق دریافت کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایسا جامع جواب دیا کہ وہ حیران ہو گئے اور کہنے لگا اس مضمون کو ایک مرتبہ پھر بیان فرما دیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو دوسرے رنگ میں بیان فرمایا۔ عبداللہ بن سعید کہنے لگا یہ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرما دیا آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ پھر اس مضمون کو بیان فرما دیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرتبہ پھر اس مضمون کو مزید رنگ دیتے ہوئے مختلف انداز میں بیان فرمایا۔

عبداللہ بن سعید نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سنا تو حیرانگی کا اظہار کیا اور کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کلام میرے فہم سے بالا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے براہِ کرم لکھ کر دے دیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے کیا خوب بات کی کہ بیان بھی میں کروں

اور لکھوں بھی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر عبداللہ بن سعید وہاں سے چلے گئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم و فضل کا اعتراف کئے بغیر نہ رہ سکے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تصوف ہمیں باتیں بنانے سے حاصل نہیں ہوا بلکہ فاقہ کشی، ترکِ دنیا، ترکِ لذات اور دنیاوی نعمتوں سے منہ موڑنے کے بعد، ذکر خداوندی کی کثرت اور فرض و واجبات کی ادائیگی اور سنت مطہرہ پر عمل پیرا ہونے اور احکامِ خداوندی کو بجا لانے اور ان تمام چیزوں سے منہ موڑنے جن کا حکم اللہ عزوجل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے ان کے بعد حاصل ہوا ہے۔



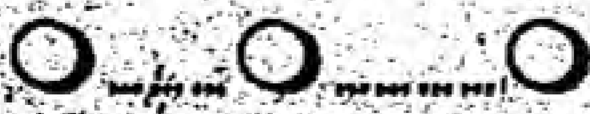
قصہ نمبر ۶۳

نفس اور کفار کے خلاف جہاد

ایک مرتبہ ایک سیّد حج بیت اللہ کی سعادت کے لئے عازمِ سفر ہوئے۔ جب وہ بغداد پہنچے تو انہوں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا ارادہ کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ آپ سیّد ہیں اور آپ کے جد اعلیٰ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نفس اور کفار دونوں کے خلاف جہاد کیا کرتے تھے آپ بتائیں آپ نے کون سا جہاد کیا ہے؟ ان سیّد صاحب نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو ان کے قلب پر رقت طاری ہو گئی اور ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ کہنے لگے کہ میرا حج تو یہیں ختم ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''تمہارا قلب اللہ عزوجل کا گھر ہے تم اس میں کسی دوسرے کو جگہ نہ دو۔''

ان سیّد صاحب نے جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو ان کی روح قفس عصری سے پرواز کر گئی۔



قصہ نمبر ٦٤

کرامت نہیں فریب

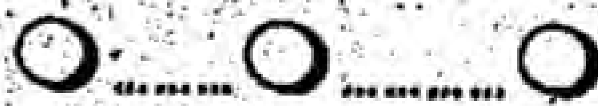
حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ ایک دن دریائے دجلہ کے کنارے گئے اور دریا میں کانٹا ڈال کر کھڑے ہو گئے اور بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا الٰہی! جب تک اس کانٹے میں مچھلی نہیں پھنسے گی میں یونہی کھڑا رہوں گا اور ہرگز یہاں سے نہ لوٹوں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا یہ کہنا تھا کہ ایک بہت بڑی مچھلی کانٹے میں پھنس گئی اور میں نے الحمد للہ کہا کہ میرا کام ہو گیا تھا۔ پھر میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو اپنی اس کرامت کے متعلق بتایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو فرمایا اگر مچھلی کی بجائے کوئی بڑا سانپ نکل آتا اور تمہیں ڈس لیتا اور تم مر جاتے تو یہ اس سے بہتر تھا کہ تم اپنی کرامت کا اظہار یوں کرتے اور اگر مچھلی کی جگہ تمہارے کانٹے میں سانپ پھنس جاتا تو یہ کرامت تھی مگر چونکہ تم ابھی درمیانی منزل پر ہو اس لئے تمہارے ساتھ پیش آنے والا واقعہ کو کرامت نہیں بلکہ فریب ہے۔



قصہ نمبر ٦٥

عیادت کرنے کا درست طریقہ

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ بیمار ہو گئے اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور پھل و پھول پیش کئے۔ پھر جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوئے تو حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ ان کی عیادت کے لئے اپنے مریدوں کے ہمراہ تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حال دریافت کیا اور پھر اپنے مریدوں سے کہا تم سب جنید (رحمۃ اللہ علیہ) کا مرض خود پر تقسیم کر لو۔ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کہنا تھا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا مرض جاتا رہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ صحت یاب ہو گئے۔ حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ نے رخصت ہوتے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اے جنید (رحمۃ اللہ علیہ)! دوستوں کی عیادت ایسے کرنی چاہیے۔



قصہ نمبر ٦٦

اسرار کے والی

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مرید بدعقیدہ ہو گیا اور وہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا کہ شاید اب وہ کسی مرتبہ پر فائز ہو چکا ہے اور اس نے اپنے اس گمان کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے کنارہ کش ہو گیا۔ کچھ دن گزرنے کے بعد وہ مرید یہ سوچ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ اس بات کا تجربہ کرے کہ کیا میری قلبی حالت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل پر منکشف ہوئی بھی ہے یا نہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے نورِ فراست سے اس مرید کی باطنی حالت سے آگاہ تھے۔ اس مرید نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی سوال کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"تو اس کا جواب کیسا چاہتا ہے یعنی الفاظ میں یا حقیقی معنوں میں؟"

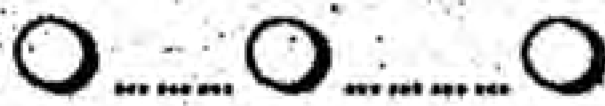
مرید نے کہا میں دونوں طرح کا جواب چاہتا ہوں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"الفاظ میں جواب یہ ہے کہ اگر تو میرا تجربہ کرنے کی بجائے اپنا تجربہ کرتا تو پھر تو میرے تجربے کا محتاج نہ ہوتا اور یوں میرے پاس تجربے کی غرض سے نہ آتا اور حقیقی معنوں میں اس کا جواب یہ ہے میں تجھے اسی وقت منصب ولایت سے معزول کرتا ہوں۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمانا تھا اس مرید کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور وہ چیخ و پکار کرنے لگا اور کہنے لگا حضور! میرے دل سے یقین کی راحت جاتی رہی ہے اور میں اپنے فعل پر توبہ کرتا ہوں اور اپنی بداعتقادی پر معافی مانگتا ہوں کہ آئندہ ایسی بداعتقادی نہیں کروں گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس کی چیخ و پکار سنی تو فرمایا۔

''کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ عزوجل کے اولیاء رحمۃ اللہ علیہم اسرار کے والی ہوتے ہیں اور تجھ میں ان کی ضرب کی تاب نہیں ہے۔''

پھر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مرید کو معاف فرما دیا اور اس کو اس کا پہلا مقام پھر سے لوٹا دیا۔ وہ مرید سچے دل سے توبہ کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں دوبارہ بیٹھنے لگا۔



قصہ نمبر ۶۷

نیند اہل محبت پر اللہ عزوجل کا فضل ہے

حضرت علی بن سہیل رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک خط لکھا کہ نیند غفلت کا باعث ہے اور محبت ایسی ہونی چاہئے کہ قرار نہ پائے۔ سونے کی حالت میں انسان اپنے مقصد حقیقی سے دور، اپنے وقت سے بے خبر اور خود سے غافل ہو جاتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی جانب وحی کی گئی کہ وہ شخص جھوٹا ہے جس نے محبت الٰہی کا دعویٰ کیا اور پھر رات کو سو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں اس خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا راہِ حق میں جاگنا ہمارا معاملہ ہے اور سونا ہم پر فعل حق ہے۔ ہمارے لئے جاگتے رہنا اس وقت تک ہمارے اختیار میں ہوتا ہے جب تک ہمیں نیند نہ آئے اور منجانب اللہ عزوجل ہو اس سے بہتر ہے جو ہمارے اختیار میں ہے اور ہماری جانب سے حق کی جانب ہو لہٰذا نیند تو اہل محبت پر اللہ عزوجل کی خصوصی عنایت ہے اور حدیث مبارکہ کے الفاظ ہیں کہ عالم کی نیند عبادت سے بہتر ہے اور میری آنکھیں اگرچہ سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔



قصہ نمبر ٦٨

اللہ عزوجل ہر جگہ موجود ہے

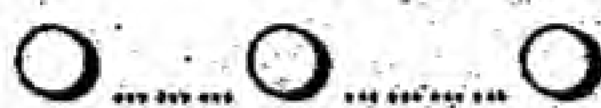
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے ایک مرید سے بے پناہ انسیت تھی اور اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ مرید بہت متقی، پرہیزگار اور انتہائی مؤدب تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس مرید کے ساتھ یوں قلبی وابستگی اور لطف و عنایات کو دیکھ کر دوسرے مریدوں کے قلوب میں رشک پیدا ہو گیا اور وہ آپس میں باہم گفتگو کرتے کہ اس مرید میں جانے کون سی ایسی بات ہے کہ مرشد پاک کی اس پر خصوصی نگاہِ کرم ہے اور وہ اپنے فضل و لطف و عنایات سے اسے نوازتے رہتے ہیں جبکہ ہمارے حال پر ایسی خصوصی توجہ نہیں دیتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جب اپنے مریدوں کی اس قلبی کیفیت کا علم ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تمام مریدوں کو بلایا اور انہیں ایک ایک مرغ اور ایک ایک چھری دی اور حکم دیا۔

"تم سب اس مرغ کو ایسی جگہ لے جا کر ذبح کرو جہاں تمہیں دیکھنے والا کوئی نہ ہو۔"

تمام مرید حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سن کر چل دیئے اور کچھ دیر بعد سب مرید آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ سب اپنا اپنا مرغ ذبح کر کے لوٹے تھے جبکہ وہ مرید ان کے ساتھ نہ تھا جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لطف و کرم خاص تھا۔ کافی دیر بعد وہ مرید واپس لوٹا اور اس کے ہاتھ میں زندہ مرغ موجود تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وجہ دریافت کی تو اس نے عرض کیا۔

''حضور! مجھے کوئی جگہ بھی ایسی نہ ملی جہاں مجھے دیکھنے والا کوئی نہ ہوتا اور میں جس جگہ بھی گیا میں نے اللہ عزوجل کو وہاں موجود پایا لہٰذا میں مرغ ذبح کئے بغیر واپس لوٹ آیا۔''

اس مرید کی بات سن کر باقی تمام مرید لاجواب ہو گئے اور ان کے دل میں اپنے اس بھائی کے لئے جو حسد موجود تھا وہ جاتا رہا۔



قصہ نمبر ٦٩

ایک معترض کے سوالوں کا جواب

ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ کے درویشوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا جب بھی حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اپنے درویشوں کے ہمراہ کسی دعوت میں شریک ہوتے ہیں تو یہ درویش بہت زیادہ کھانا کھاتے ہیں۔
آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''جب کوئی شخص چار دن کا بھوکا ہو اور پھر جب اسے کھانا ملے تو وہ اللہ عزوجل کی نعمتوں کا بھرپور حق ادا کرتا ہے۔''

اس شخص نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سنا تو دوسرا اعتراض کیا پھر ان لوگوں پر شہوانی قوتوں کا غلبہ کیوں نہیں ہوتا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''میرے تمام رفقاء حلال اور صاف لقمہ کھاتے ہیں اس لئے وہ حیوانیت کا مظاہرہ نہیں کرتے۔''



قصہ نمبر ۷۰

قرآن مجید حق ہے

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء پر قرآن مجید سن کر وجدانی کیفیت طاری نہیں ہوتی اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا قرآن مجید میں حال لانے والی چیز کون سی ہے؟ قرآن مجید حق ہے اور اس ذات نے اسے نازل فرمایا ہے جس کے لئے مخلوق کی کوئی صفت شایانِ شان نہیں ہے۔ اس معترض نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء شعروں پر وجد میں آجاتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا اس لئے ہے کہ یہ خود ان کا بنایا ہوا کلام ہے اور ان کا کلام اہل محبت کا کلام ہے۔ اس معترض نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء کی ظاہری حالت کا تمسخر اڑاتے ہوئے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رفقاء تو اللہ عزوجل کے نزدیک ہیں پھر انہیں وہ سب آسائشیں کیوں میسر نہیں جو اہل دنیا کو میسر ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل یہ پسند نہیں فرماتا جو چیزیں دنیاداروں کے پاس ہیں وہی چیزیں اس کے خاص بندوں کے پاس بھی ہوں۔ معترض نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو سنی تو حیران رہ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی بات کو مزید بڑھاتے ہوئے فرمایا سامانِ دنیا سے محرومی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل یہ پسند نہیں فرماتا کہ اس کے خاص بندے خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی جانب متوجہ ہوں۔



قصہ نمبر ۷۱

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ

حضرت شیخ ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ بغداد تشریف لائے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مہمان ہوئے۔ ان دنوں بغداد میں حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت تھی اور حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ کو ان سے ملنے کا شوق تھا کہ ان کی خدمت میں حاضر ہوں اور زیارت کا شرف حاصل کریں مگر چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے مہمان تھے اس لئے یہ مناسب نہ جانا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت کے بغیر حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے جائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عرصہ تک حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قیام کیا مگر کبھی موقع نہ پا سکے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لے سکیں۔ کافی دن گزرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سوچا کہ جب بھی میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے اس موضوع پر بات کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو وہ خود کچھ ایسی صورت پیدا کر دیتے ہیں کہ اس موضوع پر بات نہیں ہو پاتی۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے رویہ کے متعلق سوچا کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کیوں ایسی صورتحال پیدا کر دیتے ہیں جو ان کی سمجھ سے بالا ہے۔ ایک دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے موقع دیکھتے ہوئے ہمت کی اور دوپہر کے وقت جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ قیلولہ کا ارادہ فرما رہے تھے اور اتفاق سے

کوئی دوسرا موجود نہ تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت طلب کرتا ہوں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ٹالتے ہوئے فرمایا میں جانتا ہوں تم کچھ دن صبر کرو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خاموشی اختیار کی مگر اگلے دن پھر موقع دیکھ کر اپنی بات دہرائی اور کہا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ جانتے ہیں میں کیا بات کرنا چاہتا ہوں؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے کل اور اس سے قبل بھی کئی مرتبہ مجھ سے بات کرنی چاہی مگر بات نہیں کر سکے اور میرے پاس آج بھی تمہارے لئے وہی جواب ہے کہ تم ابھی صبر کرو اور یوں پریشان نہ ہو اور نہ ہی مجھے پریشان کرو۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو خاموشی اختیار کر لی مگر دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہر مرتبہ ان کی بات کو کیوں ٹال دیتے ہیں؟ کچھ دنوں بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ پھر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور! میں حیران ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے میری بات مکمل نہیں کرنے دیتے؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سبحان اللہ! میں نے تمہیں یا کسی اور کو کہیں آنے جانے سے نہیں روکا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا میں حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا خواہاں ہوں اور یہ سوچ کر ان کے پاس نہیں جاتا کہ کہیں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اجازت کے بغیر گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ناراض نہ ہوں اور مجھے یہاں کچھ لوگوں سے اس بات کا علم ہوا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات پسند نہیں ہے؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم اپنی بات پھر سے دہراتا کہ مجھے کیا پسند نہیں ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ کوئی بھی حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرے بالخصوص آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت

میں رہنے والے لوگ؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے پھر خاموشی اختیار کر لی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی خاموش ہو گئے اور ان دنوں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بے حد کوشش کی تھی کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اجازت مرحمت فرما دیں مگر پھر اس خیال سے خاموش ہو گئے کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اجازت مرحمت نہیں فرمائیں گے۔

منقول ہے ایک روز حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ کا گزر بازار سے ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی جنہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! کیا تمہاری ملاقات حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا ابھی نہیں ہوئی اور میں اس سعادت سے محروم ہوں۔ ان بزرگ نے کہا تمہیں ان سے ملاقات کرنی چاہئے حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ جیسے یگانہ روزگار کا ملنا محال ہے۔ ان بزرگ کی بات سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شوق میں مزید اضافہ ہو گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارادہ کیا جیسے بھی ممکن ہو میں حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ضرور ملاقات کروں گا اور اب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت بھی نہیں مانگوں گا۔ ان بزرگ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سوچ میں گم دیکھا تو پوچھا اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! تم کس سوچ میں گم ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں سوچ رہا ہوں کہ وہاں کیسے جاؤں کہ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مقیم ہوں اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو ناپسند فرماتے ہیں کہ بالخصوص ان کی صحبت میں رہنے والا کوئی بھی شخص حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرے۔ ان بزرگ نے مسکراتے ہوئے فرمایا اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہاری ملاقات حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے نہیں ہو سکتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ایسی کوئی بات نہیں اور میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بتائے بغیر حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے جاؤں گا اور اگر بعد میں انہیں اس کی خبر ہو بھی

جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ان بزرگ نے کہا تمہیں اس بارے میں سوچ لینا چاہئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا یہ فیصلہ تمہارے لئے کوئی بڑی مصیبت کھڑی کر دے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے اب کامل ارادہ کر لیا ہے کہ میں ضرور حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کروں گا۔

پھر حضرت ابو عمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ اسی وقت حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی غرض سے ان کی خانقاہ کی جانب روانہ ہوئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے آستانہ پر پہنچے تو اس وقت ان کی محفل میں مریدوں اور ارادت مندوں کے علاوہ دور دراز سے آئے ہوئے کئی صوفیاء کرام بھی موجود تھے اور ان کی باتوں کو بغور سن رہے تھے۔ حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حاضرین محفل کے سوالوں کا جواب دے رہے تھے اور ایک کے بعد ایک شخص کھڑا ہوتا اور ان سے سوال کرتا جس کا حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ شافی جواب دیتے۔ اس دوران محفل میں ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا حضور! میں چاہتا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت سے سوال کروں مگر میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کچھ تھکے ہوئے ہیں اور کیا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت کے متعلق دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حال کیسا ہے؟ حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے اس شخص کا سوال سنا تو فرمایا کہ تم اس شخص کی طبیعت اور حال کے متعلق دریافت کرتا ہو جس کا دین اس کی تمنا ہو، جس کی ہمت اس کی دنیا ہو، ایسا شخص نہ ہی کوئی خوش نصیب پرہیز گار ہو سکتا ہے اور نہ ہی عابد و زاہد اور نہ ہی کوئی نیک خصلت ہو سکتا ہے۔

حضرت ابو عمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ اس وقت حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کا کلام سن رہے تھے اور لطف اندوز ہو رہے تھے۔ حضرت ابو محمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں ابتداء سے ہی کہہ رہا ہوں معرفت ہی اصل چیز ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ

ہے کہ ہم نے جن وانس کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشادِ باری تعالیٰ سنایا تو اسی وقت ان کی نگاہ حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی تو دیکھ کر مسکرا دیئے اور اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ انسانوں میں وہ لوگ بھی ہے جنہیں قربِ حقیقی نصیب ہوتا ہے اوران کی تین اقسام ہیں۔ اول وہ جن کو وحید کہا جاتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب پر ہر وقت ہیبت طاری رہتی ہے، دوم وہ جن کو وعدو کہا جاتا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو ہر وقت عالم غیوبت میں رہتے ہیں۔ حاضرین محفل جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خطاب میں محو تھے انہوں نے بے چینی سے پوچھا کہ حضور! تیسرے کون ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جنہیں حق کہا جاتا ہے اور یہ وہ ہیں جو ہر وقت خوش وخرم رہتے ہیں اور اپنے حال میں مست ہوتے ہیں۔

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقع پر اپنا کلام روکتے ہوئے حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! تم یہاں کس لئے آئے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی غرض سے آیا ہوں۔ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کیا تم نے اس کی اجازت حاصل کی تھی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو شرمندہ ہو گئے۔ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس طرح میزبان کے ذمہ کچھ حقوق ہوتے ہیں اس طرح مہمان کے ذمہ بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں اور انسان ہونے کی حیثیت سے ان حقوق کی پاسداری کرنا ہمارے لئے لازم ہے۔ میں نے تمہیں یہ نہیں کہا کہ تم ان حقوق کی پابندی کرو مگر یہ ضرور پوچھوں گا کہ ایک درویش، دوسرے درویش کو تیسرے درویش سے ملاقات سے کیوں روکتا ہے؟

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! میں اس بارے میں کچھ کہنے سے قاصر ہوں اور اس سوال کا جواب تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہے۔ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم درست کہتے ہو اور میرے اس سوال کا جواب تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہی دے سکتے ہیں اور میں ان سے اس بارے میں ضرور پوچھوں گا۔ پھر جب محفل برخاست ہوئی تو حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں اپنے حجرہ میں لے گئے اور فرمایا کہ تم اس شہر میں کئی دنوں سے مقیم ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ بلاشبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درست فرمایا اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس موضوع پر مزید گفتگو کر کے مجھے شرمندہ نہ کریں اور کسی دوسرے موضوع پر بات کریں۔

حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ کی بات کو مان لیا اور پھر فرمایا کہ اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! پروردگار کی نعمتوں میں قول اور فعل بڑی نعمت ہے اور جسے یہ دونوں نعمتیں عطا ہو جائیں وہ بڑا خوش نصیب ہوتا ہے اور یہ بڑی نیکی کی بات ہے۔ اگر انسان کے قول کو سلب کر لیا جائے اور فعل کو باقی رہنے دیا جائے تو یہ انسان کے لئے نعمت شمار ہوگی اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو یعنی فعل کو سلب کر لیا جائے اور قول کو باقی رہنے دیا جائے تو یہ انسان کے لئے بڑی مصیبت شمار ہوگی۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ انتہائی انہماک اور توجہ کے ساتھ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو سن رہے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا حضور! اگر قول و فعل دونوں کو سلب کر لیا جائے تو پھر کیا ہوگا؟ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر بدقسمتی سے ایسا کچھ ہو جائے تو پھر سمجھ لینا چاہئے کہ اس انسان کے لئے اس سے بڑی ہلاکت کیا ہو سکتی ہے؟

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو میں بہت سرور محسوس ہوا اور اسی مستی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا حضور! مزید کچھ ارشاد فرمائیں۔ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! میں تم سے کچھ ضروری باتیں پوچھتا ہوں، روزِ محشر جب انسانوں کو پل صراط سے گزارا جائے گا تو وہاں عام لوگوں کے مقابلہ میں صوفیاء کو زیادہ دقت کا سامنا ہوگا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! وہ کیسے جبکہ صوفیاء تو عام لوگوں کی نسبت زیادہ متقی اور پرہیزگار ہوتے ہیں اور فرمانِ الٰہی کے تابع اپنی زندگی بسر کرتے ہیں پھر وہ ایسی مشکل میں کیوں ہوں گے؟ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس لئے کہ عام لوگوں سے صرف ظاہری شریعت کے مطابق سوال ہوں گے جبکہ صوفیاء سے باطن کے متعلق پوچھا جائے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! میں ایک مسافر ہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے آدابِ سفر کے بارے میں کچھ فرمائیں؟ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سفر کے آداب میں پہلی شرط یہ ہے کہ مسافر کے قلب میں راستہ کی کسی تکلیف کا خوف نہ ہو اور وہ اپنے قلب کو آرام پہنچانے کی غرض سے کہیں مقیم نہ ہو اور یاد رکھو کہ قلب نے جہاں بھی قیام کیا وہی اس کی منزل ٹھہری۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تصوف کی اساس کیا ہے؟ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میرے نزدیک تصوف کی اساس یہ ہے کہ اپنا تعلق فقراء سے رکھو اور عجز و انکساری کے جذبہ سے سرشار ہو کر ثابت قدم رہو اور بخشش و عطا پر کسی قسم کا اعتراض نہ کرو اور اعمالِ صالحہ کرتے رہو کہ اسی کا نام تصوف ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا توحید کا کیا مطلب ہے؟ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا محبت الٰہی میں سرشاری کا نام توحید ہے اور اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! عارف کا دل ایسا آئینہ ہوتا ہے جس میں ہر ساعت تجلیاتِ الٰہی کا انعکاس ہوتا رہتا ہے

اور اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! یاد رکھو قربت حقیقی اس چیز کا نام ہے کہ اگر تم اس کے بارے میں جاننا چاہو تو یہ دیکھو کہ قلب میں ماسوائے اللہ عزوجل کچھ اور تو نہیں اور جب تمہیں یہ احساس ہو کہ تمہارا قلب ماسوائے اللہ عزوجل ہر شے سے نفرت کا اظہار کرتا ہے تو جان لو کہ تمہیں قربت الٰہی کی سعادت نصیب ہوگئی۔

حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو سے بڑی حلاوت محسوس ہو رہی تھی۔ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو تمہارے یہاں آنے پر اعتراض تھا تو پھر تم یہاں کیوں آئے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا میں جب بغداد میں آیا اور میں نے کئی صوفیاء کرام سے ملاقات کی تو میرے دل میں خیال آیا کہ جب میں یہاں سے واپس لوٹوں گا اور لوگ مجھ سے پوچھیں گے کہ تم بغداد میں اتنا عرصہ مقیم رہے اور تم نے کئی صوفیاء کرام سے ملاقات کی کیا تمہاری ملاقات مشہور صوفی بزرگ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ہوئی یا نہیں اور لوگ جب مجھ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق دریافت کریں گے تو میں ان کو کیا جواب دوں گا؟ اس لئے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

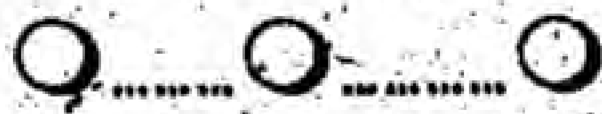
حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہاں مزید کچھ دیر قیام کرو۔ حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے اس پیشکش کو قبول کر لیا اور وہاں کچھ دیر رکنے پر آمادگی ظاہر کر دی۔ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو وہیں حجرہ میں چھوڑا اور خود ایک اور کمرے میں تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی وہیں بلا لیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کمرہ کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئے کہ حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کمرہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے فرمایا اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! میں نے سوچا کہ تم نے میری جلوت دیکھ لی اب تم میری

خلوت بھی دیکھ لو۔

ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ ایک چھوٹی سی بچی حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بچی کو اپنے پاس بٹھا لیا اور اس سے توحید کے موضوع پر گفتگو کرنے لگے۔ پھر کچھ دیر بعد فرمایا اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہارے شیخ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے یہ کیا ڈھنگ اختیار کر رکھا ہے اور میں اپنے اس شغل کو کیوں ترک نہیں کرتا؟ اور یہی وجہ ہے کہ وہ میرے پاس اپنے کسی ارادت مند کو نہیں آنے دیتے اور نہ ہی میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ اے ابوعمرو (رحمۃ اللہ علیہ)! اب تم بتاؤ کہ میرے پاس اتنا وقت کہاں ہے؟ یہ بچے میرے پاس آتے ہیں اور مجھ سے کچھ نہ کچھ پوچھتے رہتے ہیں اور میں ان کے سوالوں کا جواب دیتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ ان تک زیادہ سے زیادہ معلومات پہنچاؤں اور ان بچوں کو علم توحید کا سبق دوں اور میں اپنے لئے اس کام کو لازمی خیال کرتا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ کی بات سنی تو کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ بلاشبہ درست کہتے ہیں۔

پھر حضرت ابوعمرو زجاج رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے رخصتی کی اجازت لی اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو کسی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آمد سے قبل ہی یہ اطلاع حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچا دی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے گئے تھے چنانچہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے تو حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور فرمایا کہ تمہارے چہرے سے عیاں ہے کہ تم حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کر کے آ رہے ہو؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمت سے کام لیتے ہوئے عرض کیا کہ میں ان سے

ملاقات کر کے آرہا ہوں۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تم نے انہیں کیسا پایا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا وہ بڑے عظیم المرتبت بزرگ ہیں اور ان کی گفتگو سے میرا دل خوش ہو گیا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سنا تو فرمایا اللہ عزوجل کا شکر ہے تم نے مجھے خوش کر دیا اور میں اس بات سے ڈرتا تھا کہ کہیں تمہاری ملاقات حضرت ابومحمد رویم رحمۃ اللہ علیہ سے ہو اور تم انہیں گاؤ تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے لوگوں سے کلام کرتے دیکھو اور تم ان کے ظاہر کو دیکھ کر ان سے بدظن نہ ہو جاؤ اور تمہارے دل میں ان کی جو عزت موجود ہے وہ باقی نہ رہے اور اسی خطرے کی وجہ سے میں نے تمہیں ان کے پاس جانے نہ دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے متعلق ایسا سوچ رہے تھے؟ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے تمہارے بارے میں جو بھی گمان کیا وہ بشری تقاضے کے مطابق تھا اور اگر تم ایسا سوچتے تو تم اپنے نیک اعمال کا ذخیرہ برباد کر لیتے اور اللہ عزوجل کا لاکھ لاکھ شکر ہے تم نے انہیں خوب اچھی طرح سمجھا اور وہ واقعی اللہ عزوجل کے برگزیدہ بندے ہیں۔



قصہ نمبر ۷۲

عیسائی راہب کا مسلمان ہونا

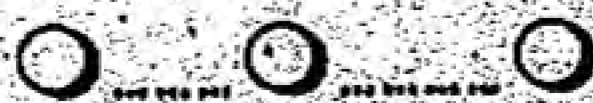
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ہمراہ کوہِ طور پر ایک چشمے کے نزدیک مقیم تھا میں نے دیکھا نزدیک ہی عیسائیوں کا ایک کلیسا ہے، ہمارے ساتھ ایک قوال بھی تھا اس نے قوالی شروع کی تو ہمارے رفقاء پر وجدانی کیفیت طاری ہوگئی اور وہ جھومنے لگے۔ اس کلیسا کا راہب عبادت گاہ کی چھت پر کھڑا ہمیں دیکھ رہا تھا اور کہہ رہا تھا اللہ عزوجل کی قسم! میرے پاس آجاؤ۔ ہم خود میں مگن تھے اس لئے اس کی جانب متوجہ نہ ہوئے۔ جب سب لوگ سکون و اطمینان سے بیٹھ گئے تو وہ راہب خود چل کر ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا تمہارے مرشد کون ہیں؟ سب نے میری جانب اشارہ کیا اور کہا یہ ہمارے مرشد ہیں؟ وہ راہب مجھ سے بولا تم لوگ دورانِ سماع جو حرکت کر رہے تھے کیا وہ تمہارے دین کے ساتھ مخصوص ہے یا عام ہے؟ میں نے جواب دیا کہ مخصوص ہے مگر اس کے ساتھ دین اور پرہیزگاری بھی شرط ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میری بات سن کر اس راہب نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوگیا۔ پھر کہنے لگا میں نے انجیل میں پڑھا ہے کہ تقویٰ و پرہیزگاری کی شرط پر خواص مسلمین سماع کے وقت حرکت کریں گے اور ان کا لباس صوف کا ہوگا اور وہ دنیا سے اپنی ضرورت کے مطابق لیں گے۔



قصہ نمبر ۷۳

صحو اور سکر کی تعریف

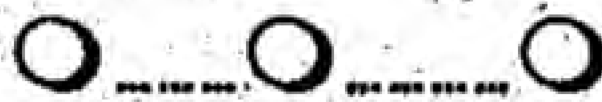
حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ اپنے حال سے مغلوب ہو کر حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ کو چھوڑ کر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے پوچھا کہ کیسے آئے ہو؟ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے فیض اٹھانے کے لئے آیا ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں اہل جنون کو اپنی صحبت میں نہیں رہنے دیتا اور میری صحبت کے لئے عقل و ہوش کا ہونا لازمی ہے، اگر تم اپنی اس جنونی کیفیت کے ساتھ میری صحبت میں رہو گے تو اس کا نتیجہ وہی نکلے گا جو حضرت سہل بن عبداللہ تستری اور حضرت عمرو بن عثمان مکی رحمہم اللہ کی صحبت کا نکلا ہے۔ حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا صحو اور سکر بندے کی دو صفات ہیں اور بندہ اپنے رب سے ہمیشہ حجاب میں رہتا ہے جب تک اس کی اپنی صفات فنا نہ ہو جائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے ابن منصور (رحمۃ اللہ علیہ)! تم نے صحو اور سکر کو سمجھنے میں بڑی غلطی کی اور صحو سے مراد بندے کا حق تعالیٰ کے تعلق کے درست ہونے کا نام ہے جو محض حق تعالیٰ کا فضل ہے اور اے ابن منصور (رحمۃ اللہ علیہ)! تمہاری باتیں بے معنی اور بے کار نظر آتی ہیں۔



قصہ نمبر ۷۴

مجھے جنید (رحمۃ اللہ علیہ) پر فخر ہے

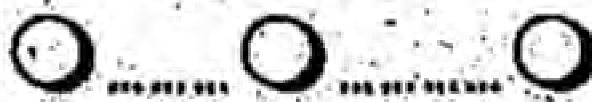
ایک شخص کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اس نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دیکھا اور ایک شخص فتویٰ لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب اشارہ کر دیا۔ اس نے کہا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود موجود ہیں تو پھر کسی دوسرے کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو اپنی امت پر فخر ہے مگر مجھے اپنی امت میں سب سے زیادہ فخر جنید (رحمۃ اللہ علیہ) پر ہے۔



قصہ نمبر ۷۵

منہ بولے اور حقیقی بیٹے میں فرق ہے

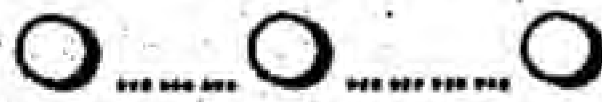
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت زید رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کی وجہ دریافت کی گئی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا۔ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ عزوجل نے ارادہ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے منہ بولے بیٹے کی بیوی سے شادی کریں تا کہ لوگ جان لیں منہ بولے اور حقیقی بیٹے میں فرق ہے۔



قصہ نمبر ۷۶

صاحب بصیرت

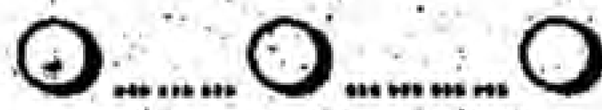
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صاحب بصیرت انسان پہلے مصنوع سے صانع تک پہنچتا ہے یوں حادث چیزوں میں نور آتا ہے کہ ان کی ابتداء کیسے ہوئی؟ پھر وہ فنا کیسے ہوں گی؟ پھر فقط اللہ عزوجل کی تعریف، اسی کی عبادت و اطاعت، اسی کی عظمت اور تقدیریت پر اس کا یقین کامل اور پھر بلا ثانی اللہ عزوجل کا ازل سے ہونا اور اللہ عزوجل کی اوّلیت کا اقرار اس یقین کے ساتھ کہ نافع، ضار، معطی، غیر معطی اور رزاق اس کے علاوہ کوئی نہیں اور یہی توحید ہے۔



قصہ نمبر ۷۷

عارف کو زمین کی مانند ہونا چاہیے

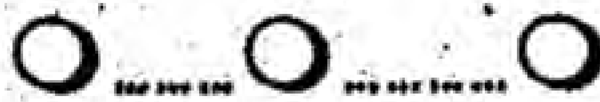
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عارف اس وقت تک عارف نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ خود زمین کی مانند نہ بنالے جسے نیک اور برے دونوں ہی پاؤں تلے روندتے ہیں اور وہ بادل کی مانند نہ ہو جائے جو ہر چیز کو سایہ مہیا کرتا ہے اور جب تک وہ بارش کی مانند نہ ہو جائے جو ہر چیز کو یکساں سیراب کرتی ہے خواہ کوئی اسے پسند کرے یا نہ کرے۔



قصہ نمبر ۷۸

سماع کو ترک کرنے کی وجہ

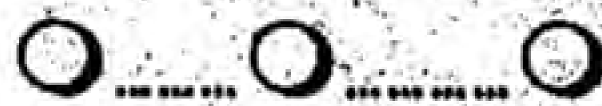
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے سماع کو ترک کر دیا، لوگوں نے وجہ دریافت کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سماع سے رغبت تھی اب سماع ترک کر دیا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پہلے میں کس کے لئے سنتا تھا؟ لوگوں نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے لئے سنتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کن لوگوں سے سنتا تھا؟ پھر خود ہی فرمایا میں اس کے اہل کے ساتھ سنتا تھا اور پھر جب ایسے لوگ نایاب ہو گئے تو میں نے سماع ترک کر دیا اور جب روحانی صحبت ختم ہو جائے تو سماع کو ترک کر دینا ہی بہتر ہے۔



قصہ نمبر ۷۹

فراست کا حقیقی مفہوم

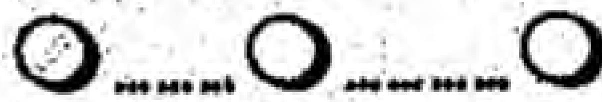
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے فراست کا مفہوم دریافت کیا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صحیح بات کو پالینا فراست ہے۔ پوچھا گیا کیا یہ بات صاحب فراست کو ہر وقت حاصل ہوتی ہے یا صرف اسی وقت حاصل ہوتی ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ بات ہر وقت اس میں پائی جاتی ہے کیونکہ یہ عطائے بزرگ و برتر ہے لہٰذا ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے۔



قصہ نمبر ۸۰

حضورِ حق میں حاضر

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا حضور! کچھ توجہ فرمائیں میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے باتیں کرسکوں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے مجھ سے ایسی چیز کا مطالبہ کیا جس کی تلاش میں خود ایک عرصہ سے کررہا ہوں اور کئی سالوں سے میری یہ خواہش رہی ہے کہ ایک لمحہ حضورِ حق میں حاضر ہوں مگر حاضر نہیں ہو پایا اور پھر میں تمہارے ساتھ لمحہ بھر کیسے رہ سکتا ہوں؟



قصہ نمبر ۸۱

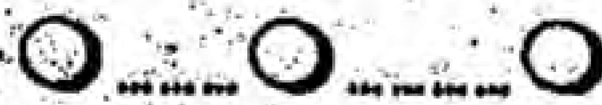
حاسد رسوا ہو گئے

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حاسدوں نے خلیفہ وقت کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف بھڑکایا اور یہ لوگ اس سے قبل بھی کئی مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر الزامات لگا چکے تھے مگر انہیں ہر مرتبہ ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا تھا اور وہ اپنے مذموم مقاصد میں ناکام رہے تھے۔ ان لوگوں نے ایک مرتبہ پھر خلیفہ کے کان بھرے اور خلیفہ نے ان سے کہا جب تک حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف کوئی جرم ثابت نہ ہو گا میں انہیں کوئی سزا نہ دوں گا اور بغیر جرم کے سزا دینا اچھا نہ ہو گا۔ ایک دن خلیفہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا امتحان لینے کی غرض سے ایک حسین و جمیل کنیز کو عمدہ لباس سے آراستہ کر کے اور بیش قیمت زیورات پہنا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا اور اسے ہدایت کی جب تم حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پہنچو تو اپنا نقاب الٹ دینا اور ان سے کہنا میں ایک رئیس کی بیٹی ہوں اور اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ ہم بستری کریں گے تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دولت سے مالا مال کر دوں گی۔ وہ کنیز جب روانہ ہوئی تو خلیفہ نے اپنے ایک خاص غلام کو بھی اس کے پیچھے بھیج دیا تا کہ وہ تمام صورتحال خلیفہ سے بیان کر سکے۔ جب وہ کنیز، حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچی اور اپنا نقاب ہٹا کر اس نے ہم بستری کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سر جھکا لیا اور ایک ایسی آہ بھری کہ وہ کنیز اس آہ کی تاب نہ لا سکی اور وہیں گر پڑی اور اس کی روح قفس عنصری سے پرواز

کر گئی۔ خلیفہ کا خاص غلام چھپ کر سارا منظر دیکھ رہا تھا وہ اسی وقت واپس لوٹا اور اس نے خلیفہ سے جا کر تمام صورتحال بیان کی جسے سن کر خلیفہ کو بے حد صدمہ ہوا اور وہ اس کنیز سے خود بے پناہ محبت کرتا تھا۔ خلیفہ خود سے کہنے لگا کہ مجھے یہ حرکت نہیں کرنی چاہئے تھی۔ پھر خلیفہ خود چل کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معذرت طلب کی اور اپنے کئے کی معافی مانگی اور کہنے لگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کیسے گوارا کیا کہ ایک خوبصورت کنیز کو اس دنیا سے رخصت کر دیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''اے خلیفہ! تجھے امیر المومنین ہونے کے ناطے یہ چاہئے تھا کہ تو مومنوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آئے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے پھر تو نے یہ کیسے گوارا کیا کہ تو میری چالیس سال کی عبادت کو یوں خاک میں ملا دے گا''

خلیفہ نے جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب سنا تو انتہائی شرمندگی کے ساتھ اپنے رویہ کی معافی مانگتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔



قصہ نمبر ۸۲

حضرت ابو حفص نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا شخص

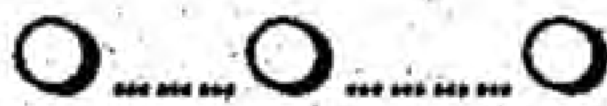
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو حفص نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص کو خاموش بیٹھے دیکھا اور وہ کسی سے کوئی بات نہیں کرتا تھا۔ میں نے جب اس کے متعلق دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ شخص حضرت ابو حفص نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہتا ہے اور اس نے ان پر ایک لاکھ درہم خرچ کیے اور پھر ایک لاکھ درہم مزید قرض لے کر خرچ کیے مگر حضرت ابو حفص نیشا پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ابھی تک بات کرنے کی اجازت نہیں دی ہے اس لئے یہ شخص یوں خاموش بیٹھا رہتا تھا۔



قصہ نمبر ۸۳

ہمیشہ روزہ رکھتے تھے

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے مگر جب کوئی بھائی باہر سے آتا تو روزہ ترک کر دیتے اور کہتے تھے بھائیوں کا ساتھ دینے سے روزہ کی فضیلت کم نہیں ہوتی بشرطیکہ روزہ نفلی ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تم کسی ایسے صوفی کو دیکھو جو نفلی روزے رکھ رہا ہے تو اسے ڈانٹ دو کہ اس میں دنیا کا خیال گھر کر چکا ہے۔

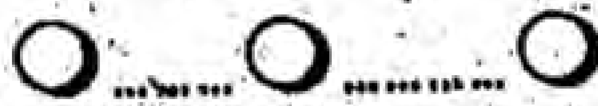


قصہ نمبر ۸۴

مکہ مکرمہ میں شدید بیمار ہونا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں بیمار ہوا اور بیماری کی وجہ سے مجھ میں سبحان اللہ کہنے کی بھی ہمت باقی نہ رہی۔

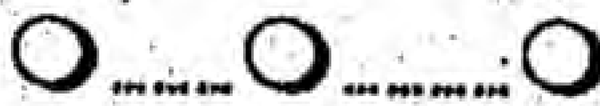
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا ایک عرصہ تک اگر کوئی فقیر مجھ سے اور میں اس سے جو حال بیان کرتا رات خواب میں وہی کچھ مجھے نظر آتا۔



قصہ نمبر ۸۵

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کرنے والا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو لوگ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل پیرا ہیں اور حقیقی معنوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو اپنائے ہوئے ہیں ان کے علاوہ باقی تمام مخلوق کے تمام راستے بند کر دی گئی ہیں کیونکہ ایسے شخص کے لئے سارے راستے کھلے ہوتے ہیں جو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے والا ہے۔



قصہ نمبر ۸۶

ایک ابدال سے ملاقات کا احوال

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن جامع مسجد بغداد میں موجود تھے ایک اجنبی شخص مسجد میں داخل ہوا اور وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر ایک نگاہ ڈالی اور اپنے معمول کے اوراد و وظائف میں مشغول ہو گئے۔ وہ شخص نماز پڑھنے کے بعد مسجد کے ایک گوشے میں چلا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ جب دوبارہ اس پر پڑی تو اس نے اشارہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلایا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بلا تامل اس کے پاس چلے گئے۔ اس دوران وہ شخص مسجد کے فرش پر لیٹ چکا تھا اور جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے نزدیک گئے تو اس نے معذرت خواہ انداز میں کہا۔

"اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! مجھے معاف فرما دیں کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے احترام میں بیٹھ نہیں سکتا۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس تکلف کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس نے کہا۔

"میرا اس دنیا سے کوچ کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔"

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حیرانگی کا اظہار کیا کہ اس کے چہرے پر کسی بیماری کے آثار نمایاں نہ تھے اور نہ ہی وہ ضعیف معلوم ہوتا تھا جبکہ وہ کہہ رہا تھا کہ اس کے کوچ کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی بات سن کر خاموشی اختیار

کی کہ شاید انسان کو اس کی موت کا وقت معلوم نہیں ہوتا۔ اس نے کہا۔

''اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! جب میں اس دنیا سے کوچ کر جاؤں اور میری تجہیز و تکفین مکمل ہو جائے تو میرا یہ خرقہ، میری یہ چادر اور یہ مشکیزہ فلاں شخص کے حوالے کر دینا۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا میں اسے کیسے پہچانوں گا؟ وہ شخص بولا۔

''وہ شخص مغنی ہو گا یعنی گانے بجانے والا ہو گا اور میری یہ امانت اس کے سپرد کر دینا۔''

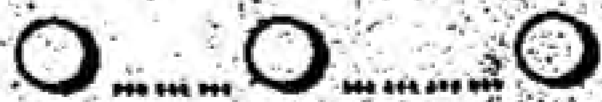
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے حیرانگی کے ساتھ کہا کیا یہ چیزیں ایک مغنی کو دے دوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ حیران تھے کہ ایک گانے بجانے والا اور موسیقی کا دلدادہ کس طرح کسی مقام و مرتبہ کا حقدار ہو سکتا ہے؟ اس شخص نے کہا۔

''اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! تم حیران نہ ہو اور اللہ رب العزت ہمارے اندازوں سے بھی زیادہ بے نیاز اور رحیم و کریم ہے اور اس نے ایک مغنی کو یہ مقام عطا فرمایا ہے۔''

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ابھی اس شخص کی بات پر غور کر رہے تھے اور اللہ عزوجل کے فضل و کرم پر حیران ہو رہے تھے کہ اس شخص نے با آوازِ بلند کلمہ طیبہ پڑھا اور ہوا کے تیز جھونکے کی مانند اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر لوگوں کے ساتھ مل کر اس کی تدفین کی اور پھر دوبارہ مسجد میں تشریف لے آئے اور انتہائی بے صبری سے اس شخص کا انتظار کرنے لگے جسے وہ امانت پہنچانی تھی۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ ایک نوجوان مسجد میں داخل ہوا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سلام کیا اور

کہا اے ابوالقاسم (رحمۃ اللہ علیہ)! میری امانت مجھے لوٹا دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے کہا تم نے مجھے کیسے پہچانا؟ اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں عرض کیا میں لاکھوں انسانوں کے ایک جم غفیر میں پہچان سکتا ہوں کہ شیخ جنید (رحمۃ اللہ علیہ) کون ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پہچان ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اس نوجوان کی گفتگو سے متاثر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تمہیں کیسے خبر ہوئی کہ تمہاری امانت میرے پاس ہے؟ وہ بولا میں درویشوں کی صحبت میں بیٹھا تھا کہ میں نے ہاتف غیب کی آواز سنی کہ تم شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جاؤ اور ان سے اپنی امانت لے لو کہ تم فلاں جگہ کے ابدال مقرر کئے گئے ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہ تمام چیزیں اس نوجوان کے سپرد کیں اور اس نے اسی وقت غسل کیا اور وہ خرقہ زیب تن کیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوا ملک شام کی جانب روانہ ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جانے کے بعد اشک بار آنکھوں سے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا۔

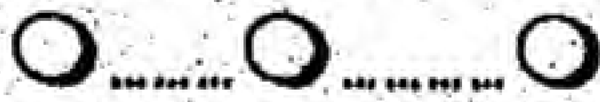
> ”اے اللہ! تو بے نیاز ہے اور تو مالک کل ہے اور تمام خزانے تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہیں، تو مختار ہے جسے چاہے عطا فرما دے اور جسے چاہے ذلیل و رسوا کر دے اور میں تیری عبادت کرتا ہوں اور تجھ سے ہی مدد مانگتا ہوں۔“



قصہ نمبر ۸۷

توحید کی حقیقت

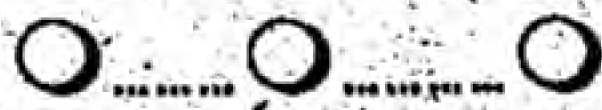
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں توحید کی حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ عزوجل اپنی قدرت کی گزرگاہ میں اپنی تقدیر کا تصرف جاری کرے تو بندہ اس کے سامنے اپنی حیثیت ایک پتلے کی سی بنائے اور دریائے توحید میں اپنے اختیار وارادہ کو فنا کر دے اور اپنے نفس کو ختم کر دے، لوگوں کے بلانے اور انہیں جواب دینے کا خیال دل سے نکال دے اور مقامِ قرب میں اپنی حس وحرکت ختم کر دے اور توحید کی معرفت وحقیقت کے سبب حق کے ساتھ اور حق کے ارادے کے ساتھ قائم ہو تا کہ اس کا انجام، آغاز کی مانند ہو اور وہ اس طرح ہو جائے جیسے اپنے موجود ہونے سے قبل تھا۔



قصہ نمبر ۸۸

سماع کی دو اقسام ہیں

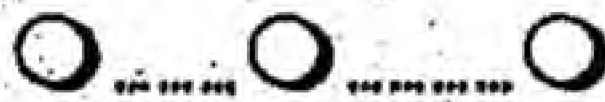
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سماع دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک گروہ نے کلام سنا تو دوسرے کلام کو نکال باہر کیا اور یہ گروہ امتیاز اور حضورِ دل سے سماع کرتا ہے۔ دوسرا گروہ جو سماع سنتا ہے اور یہ اس کی روح کو تقویت پہنچاتا ہے اور جب روح تقویت پاتی ہے تو وہ اپنے مقام سے سر باہر نکالتی ہے اور جسم کی تدبیر سے منہ موڑ لیتی ہے اور اس وقت سامع مضطرب و بے قرار ہو جاتا ہے اور حرکت کرنے لگتا ہے۔



قصہ نمبر ۸۹

اللہ عزوجل کی صفت

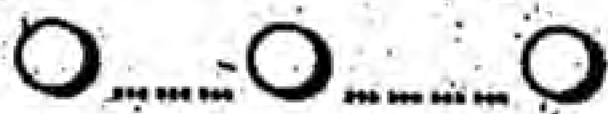
حضرت ابوبکر ملاعفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تصوف ایک صفت کا نام ہے جس سے بندے کا تعلق قائم کیا گیا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ نام بندے کی صفت بنتا ہے یا حق تعالیٰ کی؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ درحقیقت اللہ عزوجل کی صفت ہوتا ہے مگر عموماً بندے کی صفت بنا کرتا ہے یعنی بندے کو رسماً صوفی کہا جاتا ہے۔



قصہ نمبر ۹۰

محبّ کی محبوب سے ملاقات

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ محبّ اپنے محبوب سے ملاقات کے وقت کس وجہ سے روتا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ رونا خوشی اور سخت شوق کی وجہ سے پیدا ہونے والے وجد کی وجہ سے ہوتا ہے اور مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ دو بھائیوں نے معانقہ کیا تو ان میں سے ایک نے کہا واہ شوق! تو دوسرے نے کہا واہ وجد!



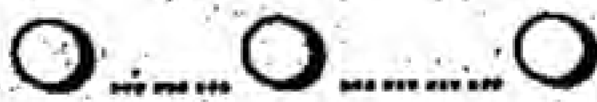
قصہ نمبر ۹۱

نماز کے ذریعے

بارگاہِ خداوندی تک رسائی پائی

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ منہ میں ورم ہونے کی وجہ سے مرض الموت میں مبتلا ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ تکلیف میں ہونے کے باوجود تکیے پر منہ رکھ کر نماز پڑھا کرتے تھے۔ کسی نے عرض کیا حضور! ایسی حالت میں نماز ترک کرنے کی اجازت ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''اسی نماز کے ذریعے میں نے بارگاہِ خداوندی تک رسائی پائی اور اب اسے کیسے چھوڑ سکتا ہوں؟''



قصہ نمبر ۹۲

بوقت وصال تلاوتِ قرآن پاک کرنا

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ان کے وصال کے وقت موجود تھا اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول تھے۔ جب تلاوت سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا حضور! اس حال میں بھی تلاوت کرتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''تلاوتِ قرآن کا مجھ سے زیادہ اس وقت محتاج کون ہوگا جبکہ میرا نامہ اعمال لپیٹا جا رہا ہے۔''

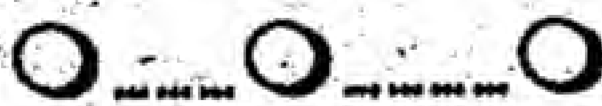


قصہ نمبر ۹۳

بوقت وصال معمول کے اوراد و وظائف ترک نہ کئے

حضرت ابن عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سلام کا جواب نہ دیا اور کچھ دیر بعد معذرت کرتے ہوئے سلام کا جواب دیا اور فرمایا۔

''بھائی! میں اس وقت اپنے اوراد و وظائف میں مشغول تھا اس لئے تمہیں سلام کا فوری جواب نہ دے سکا۔''



قصہ نمبر ۹۴

حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کو جانشین مقرر کیا

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال کے وقت حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا حضور! میرے ذمہ کوئی کام ہو تو حکم کیجئے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب میرا وصال ہو جائے تم مجھے غسل دینا اور میرے کفن کا انتظام تم خود کرنا۔ حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ نے رو دیئے اور دیگر حاضرین بھی رونا شروع ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک کام اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ مجھے دفن کرنے کے بعد رفقاء کے لئے کچھ کھانا تیار کروانا تاکہ تدفین سے واپسی پر انہیں کھانا مل سکے اور ان کی دل آزاری نہ ہو۔ حضرت ابومحمد جریری رحمۃ اللہ علیہ نے سنا تو مزید آنسو بہانے لگے اور کہنے لگے اللہ عزوجل کی قسم! اگر ہم اپنی دونوں آنکھیں بھی کھو بیٹھیں تو ہم میں سے کوئی دو شخص اب اکٹھے ہوتے دکھائی نہیں دیتے۔ حضرت ابوجعفر فرغانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اللہ عزوجل کی قسم! ایسا ہی ہوا اور حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد مریدین میں جو اتفاق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں موجود تھا وہ باقی نہ رہا اور لوگوں کا وہ مثالی اجتماع آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے تھا۔



قصہ نمبر ۹۵

میں نے اللہ کو فراموش کب کیا ہے؟

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ پر نزع کی کیفیت طاری ہوئی تو کسی نے کلمہ طیبہ پڑھنے کی تلقین کی اور کہا حضور! اب ذکر خداوندی کریں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بھائی! میں نے اسے فراموش کب کیا ہے؟ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ شعر پڑھے۔

حَاضِرٌ فِی الْقَلْبِ یَعْمُرُہٗ
لَسْتُ أَنْسَاہُ فَأَذْکُرُہٗ
فَھُوَ مَوْلَایَ وَمُعْتَمِدِیْ
وَنَصِیْبِیْ مِنْہُ أَوْفَرُہٗ

''وہ دل میں موجود ہے اور دل کو آباد کر رہا ہے، میں اس کو بھولا نہیں کہ اسے یاد کروں، وہ میرا آقا ہے اور میرا سہارا ہے اور مجھے اس سے وافر حصہ ملتا ہے۔''

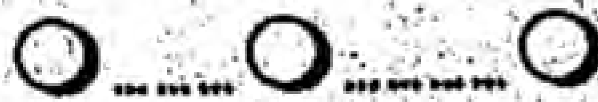


قصہ نمبر ۹۶

بوقت وصال وصیت

حضرت علی بن محمد بن حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے بوقت وصال مجھے وصیت فرمائی کہ جو کچھ علم تحریری شکل میں مجھ سے منسوب ہے وہ سب دفن کر دینا۔ عرض کیا گیا کہ حضور! ایسا کیوں ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جب اپنے پروردگار سے ملوں تو اپنے پیچھے کوئی ایسی چیز نہ چھوڑوں جو مجھ سے منسوب ہو جبکہ تمہارے درمیان حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا علم موجود ہے۔"



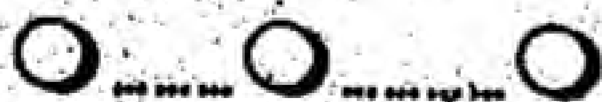
قصہ نمبر ۹۷

عبادت کی زیادہ ضرورت ہے

حضرت ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت نزدیک تھا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ روتے ہوئے بار بار سجدہ کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا حضور! شدید تکلیف میں آپ رحمۃ اللہ علیہ عبادت کی زحمت اٹھا رہے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"اے ابو محمد (رحمۃ اللہ علیہ)! اس وقت مجھے عبادت کی زیادہ ضرورت ہے اور میں اپنے معبود سے ملنے والا ہوں۔"

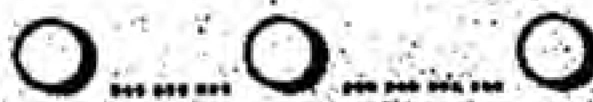
یہ فرما کر حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مزید سجدہ اور گریہ کرنے لگے یہاں تک کہ مالک حقیقی سے جا ملے۔



قصہ نمبر ۹۸

خلیفہ وقت

کسی بزرگ کو خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی اور انہوں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کہیں تیز تیز تشریف لے جا رہے ہیں۔ انہوں نے آپ ﷺ سے یوں تیز تیز چلنے کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں خلیفہ وقت کے جنازے میں شرکت کے لئے جا رہا ہوں۔ ان بزرگ نے بیدار ہونے کے بعد پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ خلیفہ وقت زندہ ہے جبکہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہو چکا ہے۔

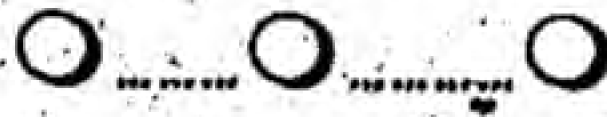


قصہ نمبر ۹۹

تہجد کی چند رکعتوں نے نفع پہنچایا

محمد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بعد وصال خواب میں دیکھا تو دریافت کیا موت کے بعد اللہ عزوجل کے ساتھ کیا معاملہ رہا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

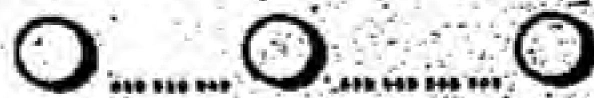
''تہجد کی چند رکعتوں کے علاوہ کسی اور چیز نے نفع نہ پہنچایا۔''



قصہ نمبر ۱۰۰

نکیرین کے ساتھ معاملہ

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد کسی بزرگ نے انہیں خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ نکیرین کے ساتھ کیا معاملہ رہا؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب نکیرین آئے اور پوچھا تیرا رب کون ہے؟ تو میں ان کا سوال سن کر مسکرا دیا اور کہنے لگا کہ روزِ ازل سے میں نے اس بات کا اقرار کیا ہے جب اللہ عزوجل نے الست بربکم فرمایا تھا اور میں نے اس کے جواب میں بلیٰ کہا تھا اور اب تم پوچھتے ہو کہ میرا رب کون ہے؟ تم بتاؤ جس نے بادشاہ کو جواب دیا ہو اس کو غلام کا کیا خوف ہو سکتا ہے اور میں آج بھی وہی جواب دیتا ہوں جو جواب روزِ اول دیا تھا۔ پھر نکیرین میرا جواب سننے کے بعد یہ کہتے ہوئے چل دیئے کہ یہ عاشق ہے جو عشق خداوندی کے نشہ میں سرشار ہے۔



کتابیات

۱۔ کشف المحجوب از حضرت سیّدنا علی بن عثمان الہجویری الجلابی رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ قوت القلوب از شیخ ابوطالب مکی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ رسالیہ قشیریہ از امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ

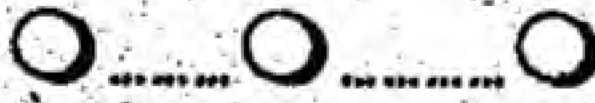
۴۔ عوارف المعارف از شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ حلیۃ الاولیاء از ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ

۶۔ تذکرۃ الاولیاء از شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ طبقات الکبریٰ از محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ سیرتِ پاک حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ از حسیب القادری





ناشر
اکبر بک سیلرز